مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ابھی بخار ہے۔ اور کھانسی بھی۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب ناظر اعلیٰ آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے ۳ رمئی کو لاہور تشریف لے گئے۔

یکم مئی کو خواتین نے ایک جلسہ کر کے ۲ رجون کے زنانہ جلسہ کو کامیاب اور شاندار بنانے کیلئے تجاویز پاس کیں۔ کئی خواتین نے لیکچر بھی دیئے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین نے جلسہ کے انعقاد میں بہت حصہ لیا۔

۴ رمئی ۱۹۲۹ء سے منڈی قادیان کا افتتاح ہو کر کام شروع ہو گیا ہے۔ فی الحال غلہ گندم کی خرید و فروخت ہو رہی ہے ۔

الفضل خاتم النبیین نمبر کے مضامین اور نظموں کی مختصر فہرست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل میں ان مضامین اور نظموں کی مختصر فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو خاتم النبیین نمبر میں درج ہونگی۔ ان کے علاوہ کم از کم دو نہایت شاندار مضمون حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہونگے۔ نیز کئی ایک بزرگوں کے مضمون اور نظمیں ابھی باقی ہیں۔ جن کا اعلان دوسرے موقعہ پر کیا جائیگا۔ احباب اس فہرست کے مطالعہ سے اندازہ فرمالیں۔ کہ مضامین اور نظمیں کس پایہ کی ہیں۔ اور جلد سے جلد پرچہ کی خریداری کی درخواستیں ارسال فرمائیں ۔

۱۔ اسم محمد کا حقیقی مصداق — ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
۲۔ جذبہ عشق — رسول کریم صلعم کی زندگی کے آخری لمحات کے متعلق نہایت رقت انگیز مضمون
۳۔ رسول کریم صلعم بحیثیت خاوند — حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قادیان
۴۔ رسول عربی صلعم کے فضائل حسنہ — جناب مولوی محمد یعقوب صاحب ڈپٹی پریزیڈنٹ لیجس لیٹو اسمبلی
۵۔ رحمۃ للعالمین — جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل حیفا (فلسطین)
۶۔ بانیٔ اسلام کے پاکیزہ خصائل — جناب ریورنڈ پادری غلام مسیح صاحب
۷۔ سرور دو جہان کا تعلق بوڑھوں سے — جناب شیخ عبد الرحیم صاحب سابق سردار بھگت سنگھ
۸۔ صحابیات کا اخلاص رسول کریم صلعم سے — بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قادیان

۹۔ روحانی شہنشاہ ۔ جناب بھگت سائیں داس صاحب ایڈووکیٹ مری

۱۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک عورتوں سے ۔ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امام جماعت احمدیہ

۱۱۔ مقام اعلیٰ احمد مصطفیٰ روحی فداہ ۔ گلابی اردو کے موجد جناب ملا رموزی صاحب

۱۲۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان انسانی ۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان

۱۳۔ تازہ کن با مصطفےٰ پیمان خویش ۔ جناب سید حبیب صاحب ایڈیٹر روزنامہ سیاست لاہور

۱۴۔ بانی اسلام کے کمالات ۔ جناب لالہ جگن ناتھ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی کبیروالا

۱۵۔ انسانوں کا عظیم الشان ہادی اور راہنما ۔ جناب لالہ رام چند صاحب منچندہ بی۔ اے۔ ایل ایل بی پریذیڈنٹ اروڑ بنس سبھا لاہور

۱۶۔ ایک دوسرے کے بزرگوں کی عزت کرو ۔ جناب پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما موجد امرت دھارا لاہور

۱۷۔ نبی کریم صلعم ایک مدبر کی حیثیت میں ۔ جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان

۱۸۔ سرور کونین کی سادہ زندگی ۔ جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء لاہور

۱۹۔ رسول کریم صلعم بادشاہ کی حیثیت میں ۔ محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ سیالکوٹ

۲۰۔ آنحضرت صلعم کا سلوک عورتوں سے ۔ محترمہ بشارت خاتون صاحبہ لاہور

۲۱۔ رسول اللہ کا سلوک بچوں سے ۔ محترمہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب

۲۲۔ حضرت محمد بانی اسلام اور حقوق نسواں ۔ محترمہ مسز ایم۔ اے ایس دھرم رکھیا ۔ بہار

حصۂ نظم

نعتیہ اشعار	علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب لاہور
نعت	جناب مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب مالیر کوٹلوی
نعت سرور دو عالم	علامہ اصغر صاحب مصنف نشاط روح
نظم	سردار بشن سنگھ صاحب سرگودھا
غزل فارسی	مولانا مولوی عبدالماجد صاحب پروفیسر عربی بھاگلپور
بڑا احسان دنیا پر کیا حضرت محمدؐ نے	خلیق الزماں مسٹر ایم۔ بی خلیق سرگودھا
نظم	لسان القوم جناب مولانا صفی لکھنوی

خاتم النبیین نمبر اور احباب کرام

چوتھی فہرست

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱	عبدالعزیز صاحب فیروزپور	۲۰۰	۱۵	بابو محمد اسمٰعیل صاحب کوٹ کپورہ	۱۰
۲	شیخ فضل الرحمن صاحب ملتان	۱۵۰	۱۶	محمد عثمان صاحب لکھنؤ	۱۰
۳	محمد لطافت صاحب نوشہرہ	۱۲۰	۱۷	محمد حیات خاں صاحب حافظ آباد	۱۰
۴	محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخاں	۱۱۰	۱۸	محمد صدیق صاحب جلال پور جٹاں	۸
۵	عبدالحمید صاحب نئی دہلی	۱۰۰	۱۹	محمد اسمٰعیل صاحب خان پور	۸
۶	مظفرالدین صاحب سیالکوٹ	۵۰	۲۰	ڈاکٹر رحیم بخش صاحب	۸
۷	محمد اسمٰعیل صاحب کوئٹہ	۷۵	۲۱	صوبے خان صاحب پٹواری حلقہ سلہریاں کلاں	۶
۸	عبدالکریم صاحب بنوں	۵۰	۲۲	چوہدری غلام احمد صاحب سلانوالی	۶
۹	سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد	۴۰	۲۳	منشی قائم علی صاحب پٹواری	۶
۱۰	سیدہ فضیلت صاحبہ سیالکوٹ	۲۶	۲۴	خیرالدین صاحب کالج رسول	۵
۱۱	عبدالرحمن صاحب انبالہ شہر	۲۶	۲۵	حافظ محمد امین صاحب جہلم	۲۵
۱۲	مرزا عبداللہ بیگ صاحب مالیر کوٹلہ	۳۰	۲۶	محمد ابوالحمید صاحب حیدرآباد دکن	۵۰
۱۳	مولوی غلام حسین صاحب کرنال	۱۵	۲۷	شیخ محمد شفیع صاحب لدھیانہ	۵۰
۱۴	قاسم خاں صاحب [illegible]	۱۵	۲۸	محمودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ منٹگمری	۴۰

۲ر جون کے جلسوں پر مرکز سے لیکچرار منگانے والے احباب

بعض احباب کی طرف سے ۲ جون کے جلسوں میں تقریریں کرنے کیلئے مرکز سے مبلغین کا مطالبہ ہو رہا ہے اور ابھی اس قسم کی درخواستیں آ رہی ہیں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آخری وقت تک اس قسم کی درخواستوں میں اضافہ ہوتا چلا جائیگا۔ چونکہ کارکنان دفتر ترقی اسلام کے سامنے ابھی اور بہت سا کام ہے۔ اور اس قسم کی درخواستوں کا جواب فرداً فرداً نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر ترقی اسلام ہر ایک جگہ مرکز سے لیکچرار نہیں بھیج سکتا۔ اگر یہ ممکن ہوتا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ انتظام جلسہ کے ساتھ ہم ہر ایک جگہ سے لیکچراروں کے اسماء بھی طلب کرتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہر ایک جگہ جہاں جلسہ کا انتظام ہو۔ وہاں کے احباب خود ہی لیکچراروں کا انتظام کریں۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مرکز سے کسی جگہ بھی لیکچرار نہیں بھیجے جائیں گے۔ مرکز سے لیکچرار ضرور بھیجے جائیں گے۔ لیکن چونکہ تھوڑے ہیں۔ اس لئے کسی جگہ کے مقامی حالات کے علاوہ ہمیں اپنی سہولت اور انتظام کو بھی مدنظر رکھنا پڑیگا۔ اس وقت تک جن مقامات سے درخواستیں آئی ہیں۔ ان کے احباب سے بھی کوئی وعدہ اب تک نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی ۱۰ رمئی سے قبل کوئی وعدہ کیا جا سکیگا۔ احباب کو چاہئیے کہ حتی الامکان خود ہی مقامی لیکچراروں کی مدد سے جلسوں کو بارونق اور کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ لیکن جو احباب بغیر مرکزی لیکچراروں کے کام نہیں کر سکتے۔ انہیں چاہئیے۔ کہ ۵ رمئی تک درخواستیں بھیجدیں۔ لیکن کسی مبلغ یا لیکچرار کو خود تجویز نہ کریں۔ اور نہ ہی دفتر ترقی اسلام اُن کے تجویز کردہ لیکچرار کو بھیجنے کا پابند ہوگا۔ بلکہ وہ خود کسی جگہ کے مقامی حالات۔ اور اپنی سہولت اور انتظام کو مدنظر رکھ کر کسی لیکچرار کو کسی جگہ کیلئے نامزد کریگا۔ درخواست کنندگان کو اپنے قریب ترین ریلوے سٹیشن کا نام خوشخط حروف میں لکھنا چاہئیے۔ اور یہ بھی لکھنا چاہئیے۔ کہ ریلوے سٹیشن سے ان کا مقام کتنی دور ہے۔ اور وہاں تک آسانی سے پہنچنے کا کونسا ذریعہ ہے۔ آیا تانگہ ٹمٹم یا موٹر لاری جاتی ہے یا نہیں۔ اور چونکہ دفتر ترقی اسلام کو ۲ر جون کے جلسوں پر لیکچرار بھیجنے کیلئے کوئی روپیہ یا بجٹ بوجہ مالی تنگی کے نہیں دیا گیا۔ اس لئے درخواست کنندگان کو اپنی درخواست کے ساتھ ہی اپنے قریب ترین ریلوے سٹیشن سے قادیان تک کا کرایہ ریلوے آمد و رفت بحساب انٹر کلاس بذریعہ منی آرڈر بھیج دینا چاہئیے۔ جسمیں ہر ایک قسم کے اخراجات مثلاً کھانا دوران سفر۔ قلی۔ کرایہ ٹمٹم موٹر وغیرہ شامل ہونگے۔ جن درخواستوں کے ساتھ اخراجات آمد و رفت نہ آئیں گے۔ ان پر کوئی غور نہیں کیا جا سکیگا۔ ایسا ہو جانا بھی بالکل ممکن ہے۔ کہ بعض جگہ ہم لیکچرار نہ بھیج سکیں۔ اور ان کا کرایہ ہمیں واپس کرنا پڑے۔ کیونکہ جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ اور خود احباب کو بھی معلوم ہے۔ مرکز میں بھی اتنے لیکچرار نہیں ہیں۔ کہ ہر جگہ بھیجے جا سکیں۔ گذشتہ سال چونکہ دفتر کو احباب پر اور احباب کو دفتر پر اس امر میں شکایات پیدا ہوئی تھیں۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ واضح الفاظ میں اعلان کردوں۔ پس اب اس اعلان کے بعد کوئی دوست امید نہ رکھیں۔ کہ ان کے خط کا جواب بذریعہ خط دیا جا سکیگا۔ سوائے اس کے کہ کارکنان دفتر کو دیگر ضروری کاموں سے فرصت ہو۔

خاکسار:۔ سکرٹری صیغہ ترقی اسلام ۲ر مئی ۱۹۲۹ء

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۲۹	عبدالسمیع صاحب امروہہ	۷	۳۶	محمد طیب اللہ صاحب بھرت پور	۴
۳۰	ماسٹر خیرالدین صاحب امراؤتی	۸	۳۷	مسٹر محمد حکم الدین صاحب ای۔ اے سی [illegible]	۴
۳۱	ظہورالحسن صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۰	۳۸	حاجی محمد عبدالواحد صاحب سکرٹری مشکرا	۴
۳۲	غلام محی الدین صاحب کانتھاں	۴			
۳۳	چوہدری محمد شریف صاحب فیروزوالا	۳۰	۳۹	ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرت سر	۱۰
۳۴	تجمل حسین صاحب ہلدوان	۵	۴۰	غلام احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس [illegible] ریاست بہاولپور	۵
۳۵	محمد ابراہیم صاحب جالندھر	۲۶			

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۷ — قادیان دارالامان مورخہ ۷ مئی ۱۹۲۹ء — جلد ۱۶

آریہ سماج کا اشتعال انگیز رویہ اور فتنہ خیز ارادے

مہاشہ راجپال کو آریوں میں ہر دلعزیز اور قابل تعریف بنانے والی چیز وہ رسوائے عالم تصنیف ہی ہے جس نے مسلمانوں کے اندر ہیجان عظیم پیدا کیا۔ اس کتاب پر گاندھی جی لالہ لاجپت رائے اور دیگر منصف مزاج ہندو معززین نے جو اظہار رائے کیا۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ حتیٰ کہ جسٹس دلیپ سنگھ نے بھی اگرچہ مہاشہ راجپال کو شرانگیزی کے لئے کوئی سزا تو نہ دی۔ لیکن اس گندی کتاب پر اظہار نفرت کئے بغیر وہ بھی نہ رہ سکے۔ آریہ سماج اپنے اندر اگر ذرا بھی مادہ انصاف اور جذبہ حب الوطنی رکھتی۔ تو اس کا فرض تھا۔ ایسی دلآزار تصنیف پر من حیث القوم اظہار نفرت کرتی۔ اور اس طرح مسلمانوں کے زخمی قلوب کو تسکین دینے کی کوشش کرتی۔ لیکن اس کے متعلق آریہ سماج نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ نہایت ہی رنجدہ ہے۔ اور اب جو کچھ کر رہی ہے۔ وہ اور بھی زیادہ افسوسناک ہے۔

جب مہاشہ راجپال قتل ہو گیا۔ تو آریہ سماج نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ قتل اسی کتاب کا نتیجہ ہے۔ اس امر کا فیصلہ تو عدالت کریگی۔ کہ اصل وجوہات اس قتل کے کیا ہیں۔ اور اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ اخبارات میں یہ بات آچکی ہے۔ کہ قتل کے متعلق کچھ اور بھی حالات ہیں۔ چنانچہ سیاست ۲۶ اپریل لکھتا ہے:۔

"بعض حالات ایسے ہیں۔ کہ ان کا علم رکھنے والا اس خیال کی تائید نہیں کر سکتا۔ کہ قتل راجپال کا مجرم کوئی مسلمان ہے۔ لیکن چونکہ مقدمہ دائر عدالت ہے۔ لہذا ہم ان واقعات کو ظاہر نہیں کر سکتے"۔

لیکن اگر آریہ سماج کے دعویٰ کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو اس سے کم از کم اتنا تو ضرور معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس کتاب نے مسلمانوں کے جذبات کو کس درجہ مشتعل کر دیا تھا۔ اور ان کے اندر اس سے کس قدر غم و غصہ کی لہر پیدا ہو گئی تھی۔ اس سے سبق حاصل کر کے آریوں کو چاہئیے تھا۔ آئندہ کے لئے امن پسندی سے کام لیتے۔ اور ایسی شرپاری کے انسداد کی طرف پوری توجہ و طاقت کے ساتھ متوجہ ہوتے۔ جو ہندوستان کے خرمن امن و امان کے لئے نہایت مہلک اور تباہکن ثابت ہوئی ہے اور جس سے دو ہمسایہ قوموں میں مغائرت اور عداوت کی بنیادیں مستحکم و مضبوط ہوتی جا رہی ہیں۔ لیکن ملک کی بدقسمتی ہے کہ آریہ سماج نہ صرف یہ کہ اسے بند کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں کر رہی۔ بلکہ آئندہ اس فتنہ انگیزی اور بدزبانی کو زیادہ جوش اور زیادہ انتظام و اہتمام سے جاری رکھنا چاہتی ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار [illegible] (۲۶ اپریل) کہتا ہے:۔

"کیا پنڈت لیکھرام کی شہادت سے تحریک کا کام بند ہو گیا یا سوامی شردھانند جی مہاراج کے شہید ہونے سے ہندو شدھی سے باز آگئے۔ یا اب مہاشے راجپال کے قتل سے جو کام انہوں نے شروع کیا تھا۔ وہ بند ہو جائیگا۔ ہرگز نہیں۔ ہم اسلامی دنیا کو بہانگ دہل بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ایسے کمینہ وحشیانہ اور بزدلانہ حملوں سے آریہ سماج کبھی مشتعل نہ ہوگا۔ اور اپنا کام اسی طرح بیخوفی سے کرتا رہیگا۔ جس طرح پہلے سے کر رہا ہے۔ البتہ جو کام دس سال کے عرصہ میں کر سکتا۔ مہاشہ راجپال کے قتل کے اثر سے وہ کام ایک سال میں کریگا"۔

پھر لکھتا ہے:۔

"یاد رکھو جس قوم نے چھترپتی شیواجی مہاراج کو جنم دیا تھا جس نے شیر زہری سنگھ نلوہ کو اپنی گود میں پالا تھا۔ وہ تمہاری ان بزدلانہ تحریروں اور تقریروں سے کبھی تحریر اور تقریر کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں"۔

آریہ اخبار ملاپ ۱۷ اپریل لکھتا ہے:۔

"مہاشہ راجپال کا کام پبلیشنگ یا پرکاش کا کام تھا۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کام کو جاری رکھکر شہید کو ہمیشہ زندہ رکھیں"۔

مہاشہ خوشحال خورسند نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"مہاشہ راجپال اپنی جاتی اور دیش کے لئے پریم رکھتے تھے۔ ان کی یہ خواہش رہی کہ وہ اپنی جاتی کے لئے کوئی ایسا لٹریچر چھوڑ جائیں۔ جو جاتی کے لئے مفید ہو سکے۔ آپ اس لٹریچر کو جو انہوں نے شائع کیا ہے۔ اگر دیکھیں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ انہوں نے اپنا مشن پورا کیا ہے۔ کتاب "رنگیلا رسول" کی غرض یہ تھی کہ مسلمان جو غلط راستے پر جا رہے تھے۔ انہیں روشنی دکھا کر راہ راست پر لایا جائے۔۔۔۔۔ ان کی مرت آریہ سماج کے لئے الٹی ملہم ہے"۔ (بندے ماترم ۱۳ اپریل ۱۹۲۹ء)

مہاشہ راجپال اور اس کی ناپاک کتاب کی اس قدر تعریف و توصیف نہ صرف اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ راجپال نے جو فتنہ انگیزی کی۔ اس میں اسکی امداد کرنے والے اور سہارا دینے والے اور لوگ تھے۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے لوگ اس فتنہ کو برابر جاری رکھنا اور روز بروز بڑھانا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے علی الاعلان دعوے کر رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ان لوگوں کے ایسے ارادے کیا ملک اور ہندو و مسلمانوں کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ کیا اس کا نتیجہ یہ نہ ہوگا۔ کہ ایک مستقل فتنہ و فساد کی بنیاد قائم ہو جائیگی۔ بدامنی و بے چینی کا دور دورہ ہوگا۔ مہاشہ راجپال کے اس جہان سے کوچ کر جانے پر چاہئے تھا آریہ اس فتنہ و فساد کے دروازہ پر کبھی نہ کھلنے والا قفل ڈال دیتے لیکن نہیں۔ وہ اس ناپاک کام کو جو راجپال کے جیتے رہنے سے دس سال میں ہوتا۔ ایک سال کے اندر ہی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی صورت میں جبکہ آریہ سماج کے مشہور اور اعلیٰ ترین تعلیم یافتہ لیڈر ایسے غیر ذمہ دارانہ الفاظ زبان پر لا رہے ہوں۔ اگر ہندو مسلمانوں میں دوستانہ تعلقات قائم نہ ہوں۔ لڑائی جھگڑے برپا رہیں۔ قتل و خونریزی ہو تو آریہ صاحبان انصاف سے بتائیں۔ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی۔

ہم مفاد ملک کے لئے سمجھدار ہندوؤں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی غیر ذمہ دارانہ تحریروں کو بند کر دیں۔

گاندھی جی کو تبلیغ اسلام

چند دن ہوئے۔ جب گاندھی جی حیدرآباد دکن تشریف لے گئے۔ تو وہاں کی جماعت احمدیہ نے انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے دعوت اسلام بھی دی اور اسلام قبول کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس امر کا ذکر مقامی اخبارات مثلاً رہبر دکن۔ صبح دکن۔ مشیر دکن۔ دکن پنچ وغیرہ میں کیا گیا۔ اور جماعت احمدیہ کے تبلیغی جوش کی خاص طور پر تعریف کی گئی۔ عام پبلک پر بھی اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور سمجھدار لوگوں نے اعتراف کیا۔ کہ دنیا میں جماعت احمدیہ تبلیغ اسلام کے لئے جس قدر کوشاں ہے۔ اور کوئی جماعت نہیں۔

ہم جماعت احمدیہ حیدرآباد کو اور خصوصاً نوجوانوں کو ان کی تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق مبارکباد دیتے اور دعا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی ہمت اور طاقت میں اضافہ کرے۔ اور ان کی کوششوں کو اپنے فضل سے بارآور کرے۔

اس کا ذمہ وار کون ہے؟

بعینہ اسی قسم کا ایک واقعہ ۲۳ اپریل ۱۹۲۹ء کو نیروبی میں پیش آیا جیسا کہ ۶ اپریل ۱۹۲۹ء کو لاہور میں آیا۔ لاہور میں مہاشہ راجپال نامی قتل ہوا جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ ایک مسلمان نے اس کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا۔ آریہ اخباروں نے چیخ و پکار سے آسمان سر پر اٹھا لیا اور بڑے اصرار سے لکھ رہے ہیں۔ کہ راجپال کا قتل تعلیم اسلام کا نتیجہ ہے۔ اسلام نے اپنے مخالفوں سے ایسا سلوک کرنے کی ہی تلقین کی ہے نیروبی میں بھی ایک قتل ہوا۔ چنانچہ اخبار ملاپ ۲۰ اپریل لکھتا ہے:۔

"پچھلے اتوار نیروبی میں آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں کی پارٹیوں میں سخت فساد ہو گیا۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ سناتن دھرمی آریہ سماج مندر میں جانا چاہتے تھے۔ اس پر فساد ہو گیا۔ اس میں ایک آریہ سماجی کے پیٹ میں چھرا گھونپا گیا۔ اور ایک اور ہندوستانی زخمی ہوا"۔ اس واقعہ قتل کی وجہ بھی مذہبی اختلاف ہی بیان کی جاتی ہے۔

کیا ہم پوچھ سکتے ہیں۔ اس کی ذمہ داری بھی قاتل کے مذہب پر ڈالی جائیگی یا اسے ویدک دھرم کی تعلیم کا نتیجہ قرار دیا جائیگا۔ اصل بات یہ ہے۔ [illegible]

مسلمان گریجوایٹ توجہ کریں

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے نئے انتخاب کے لئے ووٹروں کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ حلقہ ہائے انتخاب میں سے ایک حلقہ پنجاب یونیورسٹی کا ہے۔ جس میں گریجوایٹ اپنا ایک نمائندہ منتخب کر کے کونسل میں بھیجتے ہیں آج تک ہندو ممبر ہی منتخب ہوتے رہے ہیں اور اس وقت لالہ منوہر لال صاحب وزیر تعلیم پنجاب یونیورسٹی کے نمائندہ ہیں۔ اس حلقہ کے لئے وہی گریجوایٹ رائے دے سکتے ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۲۱ء یا اس سے قبل ڈگری حاصل کی ہو۔ چونکہ مسلمان باوجود پنجاب میں ۵۵ فیصدی ہونے کے تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ اس لئے لازمی طور پر ان کے ووٹ پہلے ہی تھوڑے ہیں۔ تاہم اس کمی کی کسی حد تک تلافی کی ایک صورت یہ ہے۔ کہ تمام ایسے گریجوایٹ جنہوں نے ۱۹۲۱ء یا اس سے قبل ڈگری حاصل کی ہو۔ اپنے نام فہرست رائے دہندگان میں درج کرالیں۔ جس کے لئے اپنے نام۔ ولدیت موجودہ پتہ ڈگری کا نام کس کالج یا اگر پرائیویٹ امتحان دیا ہو۔ تو کس ضلع سے امتحان دیا۔ کس سال کی کانووکیشن میں ڈگری حاصل کی ان امور سے جائنٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور کو ۱۵ مئی ۱۹۲۹ء تک مطلع کر دینا چاہیئے۔ نیز جن ووٹروں کے نام پہلے ہی درج رجسٹر ہیں۔ ان کے ایڈریس وغیرہ میں اگر کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہو۔ تو انہیں بھی جائنٹ رجسٹرار کو اس سے مطلع کر دینا چاہیئے۔ جو اصحاب اپنے نام ووٹروں کی فہرست میں درج کرانے کے لئے بھیجیں وہ اس اطمینان کے لئے کہ آیا ان کے نام فہرست رائے دہندگان میں درج ہوگئے ہیں یا نہیں۔ ایک اطلاعی کارڈ پروفیسر سید عبدالقادر صاحب ایم اے اسلامیہ کالج یا خلیفہ شجاع الدین صاحب آنریری سیکرٹری پنجاب مسلم ایجوکیشنل کانفرنس لاہور کے پتہ پر تحریر کر دیں۔ تا وہ دیکھ سکیں۔ کہ نام درج ہوگیا یا نہیں

سواراج کا نمونہ

ریاست کوچین ایک ہندو ریاست ہے وہاں کی مجلس قانون ساز نے قانون کے ذریعہ حدود ریاست میں گئوکشی کو ایک سنگین جرم قرار دے کر اس کیلئے دو سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا مقرر کی ہے۔ یہ وہ سزا ہے جو حکومت ہند نے ملک معظم کے خلاف بغاوت کرنیوالے کے لئے مقرر کر رکھی ہے۔ ریاست کوچین کے اس قانون سے اس پوزیشن کا پوری طرح احساس ہو سکتا ہے۔ جو حصول سواراج کے بعد مسلمانوں کو ہندوستان میں حاصل ہوگی۔ ہندوستان کی اسلامی ریاستوں کے حکمرانوں میں سے حضور نظام دکن والئے بھوپال اور نواب صاحب مالیر کوٹلہ محض ہندوؤں کی دلجوئی کیلئے اپنی اپنی ریاست میں گئوکشی کی بندش کر چکے ہیں۔ نشاہ امان اللہ خان نے بھی کابل میں اسے ممنوع قرار دیدیا تھا۔ حالانکہ وہاں ہندوؤں کی آبادی نہایت قلیل ہے اسطرح مسلمان حکمران اپنی ہندو رعایا سے بینظیر حسن سلوک کا نمونہ پیش کر چکے ہیں۔ لیکن مسلم رعایا کے متعلق ہندو فرمانرواؤں کے طریق کا اندازہ ریاست کوچین کے اس نئے قانون سے ہو سکتا ہے۔

ہم بارہا غور و فکر کرنے کے باوجود قطعاً قاصر رہے ہیں۔ کہ گائے کے متعلق ہندو صاحبان کی ذہنیت سمجھ سکیں۔ سارا سال ہندوستان کے طول و عرض میں سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں گائیں روزانہ ذبح ہوں۔ تو ہوں۔ لیکن مسلمانوں کی مذہبی تقریب عید اضحیٰ پر فریضہ مذہبی کی ادائگی کے لئے اگر مسلمان دو تین دن چند گائیں ذبح کرنا چاہیں۔ تو ہندوؤں کے لئے یہ بات ناقابل برداشت ہو جائے اور وہ جنگ و جدل قتل و خونریزی پر اتر آئیں۔ ایک طرف تو ان کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ وہ ایک حیوان کا ذبح ہونا گوارا نہیں کر سکتے۔ اور دوسری طرف خود انسانوں کا خون بہانے سے دریغ نہ کریں۔ اور ایسے ظلم و ستم روا رکھیں جن سے وحشت اور درندگی بھی شرمندہ ہو جائے۔

پھر بیسیوں نہیں ہزاروں مقامات پر اور ان مقامات پر بھی جنہیں ہندو متبرک قرار دیتے ہیں۔ روزانہ گائیں ذبح کرنے اور ان کا گوشت سر بازار بیچنے کی اجازت ہو۔ لیکن اگر کسی اور جگہ کے لوگ اسی قسم کی اجازت حکام سے حاصل کرنا چاہیں۔ تو شور مچا دیں۔ کہ ہندو ایسا نہیں کرنے دینگے۔ اور اس کے لئے ایسے رنگ اور ایسے طریق سے مسلمانوں کو دھمکیاں دیں۔ کہ "ہندو راج" کا پورا پورا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جائے۔

انہی حالات میں اگر ہم یہ کہیں۔ کہ گائے کے متعلق ہندو صاحبان کی ذہنیت سمجھنے سے ہم قاصر ہیں تو یقیناً ہمیں حق بجانب سمجھا جائیگا لیکن حالات اس سے بھی زیادہ پیچیدہ ہیں۔ اس پیچیدگی کا کسی قدر اندازہ اس تقریر سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو ہندوؤں کے ایک نہایت معزز اور مشہور لیڈر لالہ ہرکشن لال صاحب نے ۲۰ اپریل ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن لاہور کی دعوت کے موقعہ پر فرمائی۔

ایسوشی ایٹڈ پریس کا بیان ہے۔

"لالہ ہرکشن لال سابق وزیر زراعت گورنمنٹ پنجاب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جب میں جوان تھا۔ تو اس وقت میں انگلستان کے بسکٹ بھی نہ کھایا کرتا تھا۔ لیکن تھوڑے عرصہ کے اندر ہی میری یہ نفرت دور ہوگئی۔ اور جب میں تعلیم کے سلسلہ میں انگلستان گیا۔ تو راستہ میں میں نے گائے کے گوشت کا شوربا استعمال کیا۔" (ملاپ ۲۳ اپریل)

چونکہ یہ تقریر موقعہ اور محل کے لحاظ سے نہایت دلچسپ تھی اس لئے حاضرین نے تالیوں سے اس کی داد دی۔ اور لالہ صاحب نے اس قدر دانی کا پورا پورا اعتراف کرتے ہوئے بالفاظ ایسوشی ایٹڈ پریس "تالیوں کی گونج کے درمیان" یہ کہکر سامعین کے لطف و سرور میں بے حد اضافہ کر دیا۔ کہ "یہ شوربا بڑا لذیذ تھا"۔

اس تقریر سے ہندوؤں میں ایک کھلبلی سی مچ گئی اور معاصر "ملاپ" کو تو اس وقت تک یقین ہی نہ آیا۔ جبتک اس نے فون کے ذریعہ لالہ صاحب موصوف کے سیکرٹری مسٹر گوبا سے اس کی تصدیق نہ کرالی اور ان کا یہ جواب نہ سُن لیا۔ کہ "لالہ جی نے ایسی بات ضرور کہی ہوگی"۔ اس کے بعد چونکہ "ملاپ" کیلئے سوائے مان لینے کے کوئی چارہ نہ تھا۔ اس لئے اس نے لالہ جی کو گالیاں دے کر اور برا بھلا کہکر تسکین قلب کا سامان پیدا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس سلسلہ میں یہ کہکر کہ "کون نہیں جانتا۔ کہ انگلینڈ جانے والے اکثر لوگ چاہے وہ ہندو ہوں یا مسلمان نہ بیف سے اور نہ سوئر سے پرہیز کرتے ہیں"۔ ہمارے لئے اور زیادہ اسباب تحیر پیدا کر دیئے۔

مسلمان انگلینڈ جا کر کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں کرتے۔ اسے جانے دیجئے کہ اس کا زیر بحث امر سے کوئی تعلق نہیں۔ سوال یہ ہے۔ "انگلینڈ جانیوالے اکثر ہندو" گائے کے گوشت کے متعلق کیا رویہ رکھتے ہیں اس بارے میں "ملاپ" کا صاف بیان یہ ہے وہ اس سے پرہیز نہیں کرتے۔ لیکن یہ جانتے بوجھتے "ملاپ" کو اتنا بھی گوارا نہیں۔ کہ ہندوستان میں کوئی من چلا اور دلیر ہندو گائے کے لذیذ شوربا کا ذکر بھی زبان پر لائے کجا یہ کہ اس سے لذت اندوز ہو۔ کیوں؟ اسی لئے کہ "بھارت ماتا" میں "گئو ماتا" کی حفاظت کیلئے وہ ہندو بھی جو انگلینڈ جا چکے ہیں۔ اسی طرح ذمہ وار سمجھے جائیں جسطرح وہاں نہ جانیوالے

لیکن اگر کوئی ہندو "ملاپ" کی اس منطق کو نہ سمجھ سکے اور ایسی ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو بھی اس کا فرض ہے۔ اپنی زبان بند رکھے دل ہی دل میں چاہے۔ "لذیذ شوربے" کو یاد کر کے لطف اٹھالے یا ممکن ہو۔ تو عملی طور پر بھی اپنی زبان کو لذت آشنا کرلے۔ لیکن اس بارے میں ایک لفظ بھی منہ سے نکالنے کا اسے حق نہیں چنانچہ "ملاپ" لکھتا ہے "ایسے امور کا ہندوستانی سوسائٹی میں فخریہ ذکر کرنا اور وہ بھی پبلک طور پر کسی طرح پسندیدہ نہیں"۔

کیا اس ناپسندیدگی کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ گئو ماتا کے متعلق ہندوؤں کی ذہنیت سمجھنے میں غیر ہندوؤں کو جو مشکلات حائل ہیں۔ ان کے دور ہو جانیکا خطرہ ہے۔ ورنہ جب بقول "ملاپ" سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ انگلینڈ جانیوالے اکثر ہندو گائے کا گوشت کھاتے ہیں تو پھر اس بات کے بیان کرنے میں کیا حرج ہے۔ اور ہم تو کہینگے۔ ہندوستان میں بھی ایسا ہی کرنے میں کیا مضائقہ ہے یا کم از کم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک اپنے دشمنوں سے

(از جناب شیخ عبدالرحیم صاحب قادیان)

ظالموں سے سلوک

اہل مکہ کے حالات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق گزر چکے ہیں۔ ذرا دہرا لئے جائیں۔ ان میں جو کفار مکہ کا سلوک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تھا۔ وہ بھی دیکھ لیا جائے۔ اور آپ نے جب پوری طاقت کے ساتھ مکہ پر حملہ کرکے انہیں زیر کیا ہے۔ اس وقت کے سلوک کو بھی ذرا نظر انصاف سے دیکھ لیا جائے۔ تو صاف طور سے اس بات کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے صرف دفاعی جنگ میں کس بات کو مدنظر رکھا تھا۔ اور کفار اور خون کے پیاسے دشمنوں نے جنگ کی بنا کس بات پر رکھی تھی۔ دشمن کو اپنی طاقت اور سطوت کے زمانہ میں جب موقعہ ملتا تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور آپ کے متبعین کے متعلق کیا نیت اور عمل رکھتا تھا۔ اور آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے اس وقت جبکہ انتقام کے لئے موقعہ حاصل ہوا۔ کس بردباری اور تحمل اور عفو اور درگزر سے کام لیا ہے۔ آپ کا اپنے دشمنوں کے ساتھ محض اخلاق اللہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے تاکہ دنیا میں امن اور آرام اور سکھ اور چین پیدا ہو۔ اور پرندے بھی اپنے گھونسلوں میں امن کی نیند سو سکیں تاکہ بے زبان جانوروں تک سے وہی اخلاق برتے جائیں۔ جو ان کے خالق نے ان کی پرورش میں ان کے آرام کے لئے مدنظر رکھی ہیں جو کچھ بھی سلوک اور برتاؤ ہوا ہے۔ وہ بحیثیت جماعت کے ایسے نمایاں طور سے بار بار عمل میں لایا جا چکا تھا۔ کہ ہر فرد بشر میں وہی حالت بطور طبیعت ثانیہ کے بن چکی تھی۔

مغلوب دشمن سے سلوک

سخت اور قومی دشمن کے ساتھ کشتی ہوتی ہے۔ جان جانے کا اندیشہ ہے۔ اسی پر زندگی اور حیات اور موت اور فوت نے فیصلہ پانا ہے۔ مگر جب دشمن مغلوب ہو چکتا ہے۔ چاروں شانے چت پڑا ہوا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نفسانی غصے میں ہیجان پیدا کرنے کے لئے آپ کے منہ پر وہ ظالم تھوک دیتا ہے۔ دشمن معمولی دشمن نہ تھا۔ بلکہ بڑا شہ زور تھا۔ بمشکل آپ نے اسے پچھاڑا تھا۔ کشتی معمولی کشتی نہ تھی۔ بلکہ موت اور حیات کا سوال تھا۔ لیکن آپ اس کی اس حرکت سے بجائے اشتعال میں آنے کے تلوار میان میں کر لیتے ہیں۔ اور اس کی چھاتی سے اٹھ کر اسے دوبارہ کشتی کے لئے چیلنج دیتے ہیں۔ وہ اٹھ کر سامنے کھڑا ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھتا ہے۔ کیوں آپ نے بمشکل مجھ پر قابو پانے کے بعد باوجودیکہ میں نے آپ کے منہ پر تھوک بھی دیا۔ مجھے بالکل بلا ضرر چھوڑ دیا۔ فرمایا۔ ہاں ہم بوجہ اللہ ہی انتقام لیتے ہیں۔ ہماری جنگ صرف اسی لئے ہے۔ (یعنی ہم صرف دنیا سے وہ اخلاق مٹاتے ہیں۔ جن سے دنیا میں فساد بڑھتا اور ظلم پیدا ہوتا رہتا ہے) نہ کہ نفسانی اغراض کے لئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تمہارے تھوکنے سے جب مجھ میں نفسانی انتقام کے لئے جوش پیدا ہوا تو میں نے تمہیں چھوڑ دیا۔ تا ذرا وقفہ کے بعد طبیعت بدلکر پھر کشتی بوجہ اللہ ہی ہو جائے۔ وہ یہ کلمات سنتا ہے۔ اور ایسے اخلاق والی زندگی کے لئے رشک کھا کر آپ کے سامنے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ اور جنگ کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر کا واقعہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہیں۔ رعب اور شوکت کا یہ حال ہے۔ کہ آپ کے جلال کے سامنے درود یوار بھی کانپتے ہیں لیکن جب ایک بے ادب کی تادیب کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو جھٹ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس اور اعرض عن الجاہلین کی آواز سنکر پاؤں میں سکت نہیں رہتی۔ ہاتھ اٹھنے کا نام نہیں لیتے۔ نفسانی جوش پر منوں برف پڑ جاتی ہے۔ اور وہی اخلاق آپ کے سامنے آجاتے ہیں۔ جو محمد رسول اللہ نے اپنے بار بار کے عمل سے عمر بھر آپکو تعلیم دئے تھے

تہذیب نفس کے احکام

دنیا کا رنگ باہم ملکر رہنے سے ہی کھلتا ہے۔ طبائع مختلف ہیں۔ اگر اخلاق کی کماحقہا تربیت نہ ہو۔ تو ناگردنی افعال کا ان سے سرزد ہونا معمولی بات ہے۔ آخرت پر ایمان نہ ہو محاسبہ کا اندیشہ نہ ہو۔ عدل وانصاف کو بالائے طاق رکھدیا جائے۔ ظالم اور مظلوم یکساں ہی نظر آئیں۔ تو بے شک جنگ اور نزاع واقعہ ہوتے ہیں۔ اور خطرناک سے خطرناک صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ مگر جنگ میں ظالم نہ بننے کا خیال ہو۔ عدل وانصاف مدنظر ہو۔ معاہدوں میں خیانت نہ کی جائے۔ یہ خیال بھی ہر وقت دامنگیر ہو۔ کہ مظلوم ہی کا خدا ناصر ہوا کرتا ہے۔ نہ کہ ظالم کا۔ تو جنگ طویل ہو۔ تو کس طرح ہو۔ یا پھر یہ بھی خیال ہو۔ کہ احسان کریں گے۔ تو خدا تعالےٰ محبت کریگا۔ آپس میں رحیم ہوں گے۔ تو وہ بھی رحم کریگا۔ کفر اور شرک اور بدعت اور گندے اخلاق کو دنیا سے دور کرنے کے لئے ہم میں قوت اور شجاعت ہو گی۔ تو کام چلیگا۔ الغرض آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے انسان کو اخلاق بہیمہ سے نکالکر با اخلاق انسان پھر باخدا انسان بنا دیا۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے۔

کبھی قوی اور شجاع نو وہی ہے۔ جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پاتا ہے۔ نہ کہ وہ جو جسمانی طاقت سے دوسرے کو پچھاڑ لیتا ہے۔ (بخاری اور مسلم) پھر آپ کی تعلیم ہے۔ معاف کر دیا کرو۔ درگزر سے کام لیا کرو۔ کیا تم نہیں چاہتے۔ کہ خدا تعالےٰ تمہاری غلطیاں تمہیں معاف کر دے۔ پس اپنے ساتھیوں سے بھی ایسا ہی سلوک کرو۔ (قرآن شریف) پھر آپ فرماتے ہیں۔ تم میں سے اسی کا ایمان کامل ہے۔ جس کے اخلاق نہایت ہی احسن ہوں۔ (ترمذی) جنت کو حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو تقوی اللہ اور خوش خلقی اختیار کرو۔ (ترمذی) تمہاری آنکھ محض دنیا کے لئے نہ ہو۔ بلکہ اس میں خدا تعالےٰ کا حصہ ضرور ہی فوقیت رکھتا ہو۔ تمہارے دل میں صلاحیت کا مواد بھرا ہو۔ دیکھو تمہارے خیالات مخلوق خدا کے لئے بری تدابیر کبھی نہ سوچیں تمہاری زبان کو برے الفاظ کے لئے کبھی حرکت پیدا نہ ہونی چاہئیے۔ بھائی کو حقارت سے نہ دیکھو۔ کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ تمہارا مولیٰ معتدین سے محبت نہیں کرتا ہے۔

الغرض تہذیب نفس کے لئے اور کان خلقہ القرآن کے مطابق آپکی اتباع میں ہی جبکہ خدا تعالےٰ کی رضا مندی ہے۔ تو ایک متقی کا نفس فساد اور ناحق کے ظلم اور فسق کی طرف کبھی بھی تقدم نہیں کر سکتا۔

ہندوستانی خواتین کا بےنظیر اجتماع

مضمون نگار بہنوں کو خوشخبری

انجمن اتحاد خواتین امرتسر کے آئندہ اجلاس میں جو مئی کے آخر یا ماہ جون کے آغاز میں منعقد ہوگا بیگم صاحبہ (ڈاکٹر محمد شریف ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) کی طرف سے ایک نہایت علی اور بیش قیمت طلائی تمغہ (قیمتی مبلغ پچاس روپیہ) اس خاتون کو بطور انعام دیا جائیگا جو سرورکائنات فخر موجودات جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ان احسانات کو جو آپنے طبقہ نسوان پر فرمائے ہیں۔ سب سے عمدہ پیرائے میں لکھکر پیش کریگی۔ اور دوسرا نقرئی تمغہ اسی اجلاس میں بیگم صاحبہ ایم غلام یٰسین فرحت کی طرف سے اس بہن کو جس کی عمر ۱۴ برس سے زائد نہ ہو۔ دیا جاویگا جو اسلام کے کسی ایک مستند واقعہ کو نہایت دلکش اور مؤثر انداز میں لکھکر پیش کریگی۔

ہر مذہب وملت کی خواتین سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس بزم اتحاد و یگانگت میں شرکت فرما کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگی۔ اور مذکورہ موضوع پر بہترین مضامین لکھکر اپنی اعلیٰ قابلیت کا پورا پورا ثبوت دینگی۔

مضمون فلسکیپ سائز کے ۸ صفحوں سے زائد نہ ہو۔ طرز بیان دلکش آسان اور عام فہم ہو۔ تمام مضامین ۲۸ رمئی ۱۹۲۹ء سے پیشتر آنریری سیکرٹری انجمن اتحاد الخواتین کے پاس پہنچ جانے لازمی ہیں۔ نیز مضمون لکھنے والی بہنوں کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اپنا لکھا ہوا مضمون اجلاس میں خود پڑھیں۔ عاجزہ آنریری سکرٹری انجمن اتحاد خواتین متصل کشمیر ہاؤس امرتسر

ولادت مسیح علیہ السلام کے متعلق

تاویل جوئی اور زینت آرائی کی کیفیت

(ایک معزز غیر احمدی مسلم کے قلم سے)

(۹)

قبل ازیں کہ ہم جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم کی نظریات پر نظر ڈالیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے مرشد مامور من اللہ کی ایک تحریر کا اقتباس اسی مضمون پر پیش کیا جائے۔

ومن عقائدنا ان عیسیٰ ویحییٰ قد ولدا علی طریق خرق العادت ولا استبعاد فی ھذہ الولادۃ وقد جمع اللہ تلک القصتین فی سورۃ واحدۃ لیکون القصۃ الاولیٰ علی القصۃ الاخریٰ کالشاھدۃ۔ وابتدا من یحییٰ وختم علی ابن مریم لینتقل امر خارق العادت من اصغر الی اعظم۔

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۰)

یعنی ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ بیشک حضرت عیسیٰؑ اور یحییٰؑ خرق عادت کے طور پر پیدا ہوئے۔ اور اس ولادت میں کوئی امر بعید از حقیقت نہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک ہی صورت میں ان دونوں قصوں کو جمع فرمایا ہے۔ تاکہ پہلا قصہ دوسرے قصہ کے لئے شاہد بن سکے۔ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام سے شروع فرماکر حضرت مسیح ابن مریمؑ پر ختم کر دیا۔ تاکہ امر خرق عادت چھوٹے سے بڑے واقعہ کی طرف منتقل کیا جائے۔

جناب مرشد کے متعلق ڈاکٹر صاحب کا خیال

اسی بحث پر اپنے ایک مضمون میں جناب ڈاکٹر صاحب فرما چکے ہیں۔ کہ جناب مرزا صاحب مسیحؑ کی ولادت بلا پدر کی طرف اشارتاً کر گئے ہیں۔ لیکن چونکہ مامور تھے۔ اس لئے علانیہ اپنے خیالات کو منتقل نہ کر سکتے تھے۔ اس سے شبہ پڑتا ہے۔ کہ شاید جناب مرزا صاحب ولادت مسیحؑ کے متعلق اپنے مذکورہ عقیدہ پر یقین نہ تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر پڑھنے والے حضرات خود ہی اندازہ لگا لینگے۔ کہ مذکورہ عربی عبارت اور اس کے مطلب کو مطالعہ کرنے کے بعد ان کا خیال اور ضمیر کس جانب رہنمائی کرتا ہے؟

ہم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ مخالفت کا طوفان بپا کرنے کے باوجود کیوں جناب ڈاکٹر صاحب حضرت مرشد کے دامن عقیدت وارادت کو بھی ساتھ ساتھ تھامے ہوئے ہیں؟ اس امر کے اعلان کرنے میں انہیں کونسے موانع مزاحم ہیں؟ وہ کیوں احمدیت کے دائرہ کو داغ مفارقت نہیں دیدیتے تاکہ آزادانہ اپنے جدید الشیوع اور عجیب الوقوع خیالات کی مغربیہ کی سبزہ زار اور پُربہار وادیوں میں پہنچائیں۔

سورۃ مریم میں یحییٰؑ اور مسیحؑ کے اذکار

سورۃ مریم کو ابتدا سے تلاوت فرمائیے تو پہلے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا موقعہ بیان کیا گیا ہے۔ فرشتہ جب حضرت مریم صدیقہؑ کو پاکیزہ بیٹے کی خوشخبری سناتا ہے۔ تو حضرت صدیقہ یوں فرماتی ہیں۔ قالت انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا کہ میرے لڑکا کس طرح ہوگا مجھے تو کسی بشر نے چھوا نہیں۔ اور نہ میں بدکار ہوں۔ اس کے جواب میں فرشتہ نے کہا۔ قال کذٰلک قال ربک ھو علی ھین یعنی اسی طرح ہے۔ آپ کے رب نے فرمایا ہے۔ کہ یہ امر مجھ پر آسان ہے بخیال ڈاکٹر صاحب۔ خدا پر یہ آسان تھا۔ کہ مریم صدیقہؑ کا نکاح ہو کر نطفہ سے بیٹا پیدا ہو جائے۔ چنانچہ اقبول ڈاکٹر صاحب اسباب ایسے جمع ہو گئے۔ کہ ان کی شادی یوسف سے ہو گئی اور وہ مشکل اُن کے رب نے آسان کر دی۔

حضرت زکریاؑ کے قصہ کو ڈاکٹر صاحب مذکورہ واقعہ پر شاہد مقرر کر کے فرماتے ہیں کہ بعینہٖ آیات ماقبل میں یہی الفاظ وارد ہوئے ہیں اور وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ بیٹا کا دینا ہم پر آسان ہے۔ بقول ڈاکٹر صاحب" کوئی معنی نہیں کرتا۔ کہ بیشک تیری (زکریاؑ کی) بیوی بانجھ رہے اور تو عورت کے ناقابل رہے ہم درخت میں سے یا مٹی میں سے بچہ پیدا کر دینگے۔ کیونکہ ہم اس پر قدرت رکھتے ہیں۔ حرام ہے۔ جو کسی کا ذہن بھی اس طرف منتقل ہوا ہو" مذکورہ عبارت ڈاکٹر صاحب کے مضمون سے نقل کی گئی ہے

تفاوت راہ

ڈاکٹر صاحب کے جناب مرشد مامور من اللہ مجدد اور حکم کی تحریر کا اقتباس شروع مقالہ میں درج ہو چکا ہے۔ جناب مرزا صاحب بھی ڈاکٹر صاحب کی طرح حضرت یحییٰؑ کے قصہ کو حضرت مسیحؑ کے قصہ پر گواہ ٹھہراتے ہیں۔ لیکن دونوں راہوں کی تفاوت ملاحظہ ہو۔

(بقول جناب مرزا صاحب) ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت یحییٰؑ اور حضرت مسیحؑ خرق عادت کے طور پر متولد ہوئے یعنی دونوں ماں اور باپ کے مرکب نطفہ کے بغیر ہی بطن مادر میں اللہ تعالیٰ کی قدرت مجردہ سے پیدا ہوئے

(ڈاکٹر صاحب) یحییٰؑ اور مسیحؑ ہماری معلومہ سنت اللہ کے مطابق پیدا ہوئے۔ یعنی حضرت زکریاؑ نے اپنی بیوی سے مس کیا۔ تو یحییٰؑ کا نطفہ ٹھہرا۔ یوسف نجار نے حضرت مریم صدیقہ سے مس کیا۔ تو حضرت مسیحؑ پیدا ہوئے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

(جناب مرزا صاحب) دونوں خرق عادت کے طور پر پیدا ہوئے

(ڈاکٹر صاحب) ہرگز نہیں دونوں اسی طرح پیدا ہوئے جس طرح بچے ہر روز پیدا ہوتے ہیں۔

(جناب مرزا صاحب) اس ولادت میں کوئی امر بعید از حقیقت نہیں۔

(ڈاکٹر صاحب) بغیر مس بشر کے ولادت بالکل بعید از حقیقت ہے

(جناب مرزا صاحب) یہ کہنا کہ یوسف مریم عفیفہ کا شوہر تھا کم فہمی اور جہالت ہے۔

(ڈاکٹر صاحب) مرکب نطفہ یعنی مرد اور عورت کے جمع ہونے کے بغیر کوئی بچہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کے خلاف دعویٰ کرنا قابل تردید ہے۔ بے شک یوسف مریمؑ کا شوہر تھا معاذ اللہ

(جناب مرزا صاحب) ہمارا عقیدہ قرآن اور انجیل کی شہادت پر مبنی ہے۔

(ڈاکٹر صاحب) میرا عقیدہ (بخلاف جناب مرزا صاحب) قرآن اور انجیل کی شہادت پر استوار ہے۔

عقائد مرشد و مرید

جناب مرزا صاحب اور ڈاکٹر صاحب کے عقائد کا اختلاف نہایت ہی اختصار کو ملحوظ رکھکر بیان کیا جا چکا ہے۔ ہم نے اپنی طرف سے ڈاکٹر صاحب اور ان کے مسلمہ مرشد کے عقائد کا خلاصہ پیش کر دیا ہے۔ اپنے تسلیم کردہ حکم ربانی کے فیصلہ کی تکریم اور تعظیم ڈاکٹر صاحب کے نزدیک شاید بدیہی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اصل حقیقت

دونوں مذکورہ قصے واقعی ایک دوسرے پر گواہ ہیں حضرت زکریاؑ اور ان کی بیوی کو جب وعدہ الٰہی حضرت یحییٰؑ عنائت ہوئے۔ اور حضرت مریم کو حضرت مسیحؑ مرحمت ہوئے دیکھنا یہ ہے کہ زکریاؑ کے موجودہ حالات میں کوئی تغیر رونما نہیں ہوا۔ اگر بقول ڈاکٹر صاحب دونو میاں بیوی اکٹھے ہی ہوتے تھے۔ اور خدا نے بغیر کسی معالج یا ڈاکٹر کے خود ہی ان کے نقائص کی اصلاح بھی کر دی تھی۔ تو اس سے بھی ڈاکٹر صاحب کے استدلال کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ٹھیک اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مریم صدیقہ کے ساتھ کوئی بیرونی عنصر شامل نہیں فرمایا۔ خود ان کے اندر تولید کی خصوصیات

نطفہ کی کارفرمائی

ڈاکٹر صاحب کو نطفہ کی کارفرمائی پر بڑا یقین اور اصرار ہے۔ بخلاف اس کے اللہ تعالیٰ حضرت یحیٰی کے قصہ میں سورۂ مریم کے اندر فرماتے ہیں۔ کہ اے زکریا حیران ہونے کی کیا بات ہے۔ ہم نے اس سے پہلے خود تجھے بھی پیدا فرمایا تھا۔ اور تم کوئی چیز نہ تھے۔ ولم تک شیئاً کے الفاظ قابلِ غور ہیں۔ کیا ڈاکٹر صاحب نطفہ کی تعریف فرمائیں گے؟ کیا نطفہ پر شئی کا لفظ وارد ہوتا ہے۔ یا نہیں؟ اگر ڈاکٹر صاحب کے خیال میں نطفہ بھی ایک شئی یعنی حقیقت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے خود ولادت میں شئی کی نفی فرمادی ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ نطفہ کو ولادت میں کارفرما خیال کرنا باطل ہے۔ اور اس کو مسبب المخلوق تصور کرنا واہمہ ہے۔ یہ صرف حکم الہٰی ہے۔ جس سے چیزیں وجود میں آتی ہیں۔ ورنہ چیزیں درحقیقت کوئی حقیقت نہیں رکھتیں مخلوق بیشک اسباب کی محتاج ہے۔ لیکن خالق العالمین اسباب کا محتاج نہیں۔ خدا کے لئے کسی چیز کا عدم یا وجود برابر ہے۔ اس لئے کہ وہ عدم سے جب چاہے۔ وجود ظاہر فرما سکتا ہے۔ اور وجود کو معدوم فرما سکتا ہے۔ وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

سوال خدا کی طاقت کا ہے

حضرت زکریا کے پیشِ نظر اس وقت اسبابِ متناسبہ کا خیال تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس خیال کی تردید فرما کر یہ جتلا دیا۔ کہ خود زکریا کی ولادت بھی اسباب پر منحصر نہ تھی۔ اس لئے کہ خدا کے نزدیک یہ اسباب ہیچ تھے۔ حضرت زکریا کی ہڈیاں بقول قرآن پاک بودی ہوگئی تھیں۔ آپ کا سر سفید ہوچکا تھا۔ اور بڑھاپا آپ پر انتہائی کیفیت سے وارد تھا۔ سو سال یا کم و بیش کے عرصہ تک کوئی اولاد نہ ہوئی تھی۔ بیوی آپ کی بانجھ تھیں۔ دعا آپ نے اس وقت فرمائی جبکہ دنیا کے اسباب کی طرف سے قطعی مایوسی کا عالم ہویدا ہوچکا تھا۔ کیا ڈاکٹر صاحب ثبوت دے سکتے ہیں۔ کہ حضرت زکریا نے معاذ اللہ قوت باہ کے لئے کونسا مبہی اور مقوی نسخہ استعمال فرمایا۔ جس سے دوبارہ وہ جوان سال یا قادر علی الرجولیت بن گئے تھے۔ ان کی اہلیہ دنیا کے کس ہسپتال میں علاج کے لئے داخل ہوئیں؟ کس لیڈی ڈاکٹر نے عمل جراحی سے ان کے عقر کو دور کردیا۔ اور آیا ان کی اصلاح اسباب سے وابستہ تھی۔ یا خدا تعالیٰ کا مجرد ارادہ اس کا باعث ٹھہرا تھا؟ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ولم تک شیئاً کہکر اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر فرمایا۔ کہ ہم اسباب کے محتاج نہیں ہیں۔ بغیر اسباب کے یعنی مس بشر کے بھی ہم اولاد عطا فرما سکتے ہیں۔ اصل چیز ہمارا حکم ہے۔

آیت کا اصل مطلب

آئت زیر نظر سے صاف مطلب یہ نکلتا ہے۔ کہ بڑھاپا بھی وہی رہیگا۔ سر کے بال بھی سفید ہی رہینگے۔ لیکن ہم انہی حالات میں بیٹا عنایت فرمائیں گے۔ اور یقیناً اپنی قدرتِ کاملہ اور رحمتِ نائلہ کا ثبوت دینگے۔ اصلحنا لہ زوجہ سے مراد یہ ہے کہ ہم نے (اللہ نے) حضرت زکریا کی قبولیت دعا کی رعایت سے اور ان کی خاطر انکی بیوی کے رحم میں استقرارِ حمل اور خروج مولود کی استعداد پیدا کردی۔ لیکن حمل خدا کی قدرت مجردہ اور منفردہ سے وقوع پذیر ہوا۔ ٹھیک اسی قسم کی واردات حضرت مریم صدیقہ سے واقع ہوئی۔ حضرت مریم نے مس بشر بھی نہ کیا۔ صدیقہ ہوکر بغیاً ہو ہی نہ سکتی تھیں لیکن بایں قدرت پروردگار سے حاملہ ہوگئیں۔ غرض دونوں جگہ حالات حاضرہ اور موجودہ میں کوئی تفاوت پیدا نہیں ہوتا اور دونوں کے ہاں بیٹے بھی امراً مقضیاً کے ماتحت پیدا ہوگئے ہیں

انجیل کی شہادت

قرآن کی شہادت تو اوپر مذکور ہوچکی ہے۔ اب انجیل ملاحظہ ہو۔ متی باب ۱ آیات ۱۹-۲۰-۲۱-۲۳ اور ۲۵ سے قطعی طور پر صاف ثابت ہے۔ کہ مریم صدیقہ قدرتِ خداوندی سے حاملہ ہوئیں۔ کسی بشر نے ان کو مس نہیں کیا۔

لوقا کی انجیل میں قرآن پاک کی طرح دونوں قصے پہلو بہ پہلو بیان ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ باب ۱ آیت ۱۰ لغایت ۱۵

”لوگوں کی ساری جماعت خوشبو جلاتے وقت باہر دعا مانگ رہی تھی۔ کہ خداوند کا فرشتہ خوشبو کے مذبح کی دہنی طرف کھڑا ہوا۔ اسکو زکریا کی دکھائی دیا۔ اور زکریا دیکھکر گھبرایا۔ اور اس پر دہشت چھاگئی۔ مگر فرشتے نے اس سے کہا۔ اے زکریا خوف نہ کر۔ کیونکہ تیری دعا سن لی گئی۔ اور تیری بیوی الیشبع تیرے لئے بیٹا جنیگی۔ تو اس کا نام یوحنا (یحییٰ) رکھنا۔ اور تجھے خوشی و خرمی ہوگی۔ اور بہت سے لوگ اس کی پیدائش کے سبب خوش ہوں گے۔ کیونکہ وہ خداوند کے حضور میں بزرگ ہوگا۔ اور ہرگز نہ مَے نہ کوئی اور شراب پئے گا۔ اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر جائیگا“

اس کے بعد ملاحظہ ہو۔ باب ۱ آیت ۱۸ لغایت ۲۲

”زکریا نے فرشتے سے کہا۔ میں اس بات کو کس طرح جانوں کیونکہ میں بوڑھا ہوں۔ اور میری بیوی عمر رسیدہ ہے۔ فرشتے نے جواب میں اس سے کہا۔ میں جبرئیل ہوں جو خدا کے حضور کھڑا رہتا ہوں۔ اور اس لئے بھیجا گیا ہوں۔ کہ تجھ سے کلام کروں اور تجھے ان باتوں کی خوشخبری دوں۔ اور دیکھ جس دن تک یہ باتیں واقع نہ ہولیں۔ تو چپکا رہیگا۔ اور بول نہ سکیگا۔ اس لئے کہ تو نے میری باتوں کا جو اپنے وقت پر پوری ہونگی۔ یقین نہ کیا اور لوگ زکریا کی راہ دیکھتے اور تعجب کرتے تھے۔ کہ اسے مقدس میں کیوں دیر لگی۔ جب وہ باہر آیا۔ تو ان سے بول نہ سکا۔ پس انہوں نے معلوم کیا۔ کہ اس نے مقدس میں رویاء دیکھی ہے۔ اور وہ ان سے اشارے کرتا تھا“

مزید شہادت

لوقا کی انجیل باب ۱ آیات ۲۴ لغایت ۳۸ بھی پڑھ جائیے جس میں حضرت مریم کے پاس فرشتہ کے نازل ہونے کا ذکر ہے۔ انجیل میں جو واقعات عینی رنگ میں قرآن شریف کے مطابق ہوں گے۔ ان کو رد کرنا یا قبول کرنے سے اعراض کرنا بعید از انصاف ہے۔ اس میں ایک جگہ یوں آیا ہے:۔

”مریم نے فرشتے سے کہا۔ کہ یہ کیونکر ہوگا۔ جس حال میں کہ میں مرد کو نہیں جانتی؟ اور فرشتے نے جواب میں اس سے کہا۔ کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی۔ اور دیکھ تیری رشتہ دار الیشبع کے بھی بڑھاپے میں بیٹا ہونیوالا ہے“

لفظ صبیاً پر شہادت

باب اول کی آئت ۳۶ کو ضرور پڑھئیے۔ اور قرآن شریف کی حسب ذیل آیت سے مقابلہ کیجئے۔ جس میں صبیاً کا لفظ ہے۔ حضرت یوحنا یا یحییٰ کے متعلق ذکر ہے۔

”واٰتینٰہُ الحکمَ صبیاً یعنی ہم نے بچپن ہی سے اس کو قوتِ فیصلہ عطا کی۔ (سورۂ مریم) لوقا کی مذکورہ آیت اس طرح ہے۔ ”اسی دم (ولادت سے آٹھویں روز) اس کا (یحییٰ کا) منہ اور زبان کھل گئی۔ اور وہ بولنے اور خدا کی حمد کرنے لگا“

ایک التجا

ایسے حضرات سے جنہیں احقاقِ حق کا شوق ہو۔ ہماری مؤدبانہ التجا ہے۔ کہ سورہ مریم کے ابتدائی حصہ کی عبارت اور ترجمہ کو ضرور مطالعہ فرمالیں۔ اور اگر ممکن ہوسکے۔ تو لوقا کی انجیل کے مذکورہ حصص پر بھی ضرور نظر ڈال لیں۔ اس طریق سے بفضلہ تعالیٰ فائدہ کی توقع ہے۔ (و باللہ التوفیق)

قرآن اور انجیل کی شہادت

قرآن میں خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ ہم نے حضرت یحییٰ کو بحالتِ بچپن (صبیاً کا لفظ ہے) حکم عنایت فرمایا۔ انجیل شہادت دیتی ہے۔ کہ حضرت یحییٰ ولادت کے آٹھویں روز قدرتِ ربانی سے متکلم ہوگئے۔ قرآن نے حضرت مسیح کے متعلق بھی بچپن میں کلام کرنے کی شہادت دی۔ اور کیف نکلم من کان فی المھد صبیاً ”سے اس کی تصدیق فرمائی۔ لیکن بقول ڈاکٹر صاحب حرام ہے جو ان کا ذہن اس جانب منتقل ہوتا ہو۔ ہاں صاحب یہ سچ ہے۔ آپ کا ذہن کیوں ان امورِ حقہ کی جانب جانیوالا تھا۔ لیکن آپ کے مرشد کا ذہن تو ضرور اس پر قائم تھا۔ اور آنجناب مرزا صاحب نے خود ہی فرمادیا تھا۔ ولا یفھمون الحقیقۃ من الجہلات یعنی جہالت کی وجہ سے معترضین حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

جناب مرزا صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ ہم قرآن اور انجیل کی شہادت سے لکھتے ہیں۔ کہ مسیح بلا باپ پیدا ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کی تحریرات کا مفہوم یہ ہے۔ کہ ہم بھی قرآن اور انجیل کی شہادت سے لکھتے ہیں۔ کہ مسیح اپنے باپ یوسف کے نطفہ سے پیدا ہوئے کیا یہ صریح مخالفت نہیں؟ واللہ اعلم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات کی پانچویں جلد کا نمبر شائع ہوگیا ہے جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ مکتوبات درج ہیں۔ جو حضور نے چوہدری رستم علی خانصاحب کو ۱۸۸۳ء سے لیکر ۱۹۰۲ء تک لکھے۔ ان مکتوبات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ کے بعض عجیب در عجیب پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ چوہدری صاحب کی سیرۃ و اخلاص کا بھی پتہ لگتا ہے۔ اس سلسلہ کی تکمیل کا تقاضا ہے۔ کہ احباب کثرت سے اس کے خریدار ہوں۔ ہدیہ فی جلد ایک روپیہ احباب دفتر [illegible] سے منگوا لیں [illegible] اس سلسلہ کے مستقل خریدار ہوں [illegible]

احمدی مبلغین کی تبلیغی سرگرمیاں

علاقہ سندھ

مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ علاقہ سندھ لکھتے ہیں۔ میں نے علاقہ سندھ میں ایک عجیب و غریب علاقہ کا دورہ کیا ہے۔ جو ایک ریلوے سٹیشن سے ۱۲-۱۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اتنے فاصلہ میں جنگل ہی جنگل ہے۔ کوئی آبادی نہیں ہے۔ کبھی گذشتہ زمانہ میں اس جگہ آبادی تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ نامعلوم اسباب کے ماتحت کنوؤں کا پانی ایسا کڑوا ہوگیا۔ کہ کوئی حیوان بھی پیئے۔ تو فوراً مرجائے۔ اس لئے لوگ یہ علاقہ چھوڑ کر چلے گئے۔ اور لا یریٰ اِلَّا مساکنھم کے ماتحت صرف ان کے گھروں کے نشان موجود ہیں۔

اس کے بعد ایک اور علاقہ شروع ہوتا ہے۔ جہاں ریت کے بہت اونچے پہاڑ ہیں۔ جب ان پہاڑوں سے آگے گذر جائیں۔ تو کہیں کہیں صاف زمین آجاتی ہے۔ اور کہیں جنگل۔ صاف زمینوں میں لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ صرف جوار (جری) کی فصل عموماً ہوتی ہے۔ اور یہی اناج ان کے کھانے کے کام آتا ہے۔ مرد و عورت میں نہ صرف مصافحہ کرنے کا بلکہ معانقہ کرنے کا بڑے شد و مد سے رواج ہے۔ اور اگر کوئی ایسا نہ کرے۔ تو یہ لوگ برا مناتے ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے یہ رسم پیروں نے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے جاری کر رکھی ہے۔ اب یہ لوگ اس کام کو بھی دینی احکام میں شامل کرتے ہیں۔ گرمی اس علاقہ میں بہت سخت پڑتی ہے۔ جس کا اندازہ اسی سے لگ سکتا ہے۔ کہ کوئی درندہ نظر آجائے۔ تو اسے ڈرا کر ریت کے پہاڑ پر چڑھاتے ہیں۔ تھوڑی دور چل کر اس کے پاؤں جل کر رہ جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ تو سب کو سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے پایا۔ دو آدمیوں نے بیعت کا اقرار کیا۔ ان کے نام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجے گئے۔ مسلمانوں کی بدقسمتی کا ایک نظارہ ایسے دشوار گذار علاقہ میں بھی نظر آتا ہے کہ اس جگہ بھی دوکاندار ہندو ہیں۔ جو ان کے گوشت پوست کو نگل رہے ہیں۔

علاقہ ملکانہ

عبد الحی صاحب عارف ساندھن سے تحریر فرماتے ہیں

۵ ر اپریل صالح نگر پہونچا خاصے مجمع میں تقریر کی۔ اور اسلام کی خوبیاں بتائیں۔ لوگ بہت متاثر ہوئے۔ موضع نگلا میں جو صالح نگر سے قریب ہے گیا۔ وہاں سوائے ایک ہندو گھر کے سب احمدی ہیں۔ یہاں انجمن احمدیہ ہے مسجد ان کی اپنی بنائی ہوئی ہے۔ مسجد کے سامنے ایک پختہ کنواں ہے لوگ پانچوں وقت نماز باجماعت مسجد میں ادا کرتے ہیں

محمد اصغر عرف بھگونت ساکن صالح نگر کو اسلام سے شدھ کرنے کی آریوں نے بڑی کوششیں کیں۔ مگر ناکام رہے۔ گذشتہ ماہ فروری میں جب آریہ دوستی کے رنگ میں کامیاب نہ ہوئے۔ تو دشمنی کی ٹھانی۔ اور ایک چمارن کے مار ڈالنے کا الزام لگوا دیا۔ پولیس آئی۔ معاملہ اب تک زیر تحقیقات ہے۔ پولیس پر حقیقت منکشف ہو رہی ہے۔ ایک چمار اقبالی ہے۔ جو حوالات میں بند ہے۔ آریہ پیروی کر رہے ہیں محمد اصغر بہت گھبرائے ہوئے تھے۔ میں نے ان کو تسلی دی۔ ڈھارس بندھائی۔ اور خدا پر بھروسہ کرنے کی تلقین کی۔ احمدیت کی دعوت دی۔ آج احمدیت میں داخل ہو گئے اور ان کے ساتھ اور چودہ آدمیوں نے بھی بیعت کی۔ محمد اصغر صالح نگر میں سب سے اچھی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس وقت وہ پچاس ہزار کے آدمی ہیں۔

۲۸ ر اپریل صبح کھیر اگڑھ روانہ ہوا۔ وہاں سے آگرہ پہنچا۔ احمدیوں سے ملا۔ ۲ ر جون کے جلسہ کی تحریک کی۔

۲۹ ر اپریل کو جامع مسجد آگرہ کے پچھواڑے میں تقریر کی۔ ہندو مسلمان سب کو حضرت مسیح علیہ السلام ذکر سنا اور احمدیت کی دعوت دی۔ اکثر حاضرین نے اقرار کیا۔ کہ بے شک احمدی حقیقی معنوں میں مسلمان ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید انکے ساتھ ہی ہے

علاقہ سرگودھا

چوہدری غلام احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ سلانوالی ارقام فرماتے ہیں۔

مولوی محمد یار صاحب جن کو اس ضلع میں تبلیغ کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ ۱۱ ر اپریل ۱۹۲۹ء کو یہاں آئے۔ رات کو مسجد میں لیکچر کا انتظام کیا گیا۔ ہندو مسلمان اچھی خاصی تعداد میں آئے۔ مولوی صاحب نے اسلام کی خوبیوں پر قریباً اڑھائی گھنٹہ لیکچر دیا۔ چونکہ لوگ ابھی کچھ اور سننے کے خواہشمند تھے۔ اس لئے ڈاکٹر منظور احمد صاحب نے حالات حاضرہ کے متعلق نصف گھنٹہ تقریر کرنے کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ ختم کیا۔ دوسرے دن اسی مسجد میں جہاں کبھی جمعہ نہیں پڑھا گیا۔ ایک کافی غیر احمدیوں کے مجمع کے ساتھ احمدیوں نے نماز جمعہ ادا کی۔ اگلے دن علی الصباح چک نمبر ۱۳۰ شمالی میں جہاں ایک اہلحدیث قوم کے بڑے معمر مولوی صاحب رہتے ہیں۔ گئے اور تین چار گھنٹے تک ان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ جنہوں نے آخر اپنی کچھ مجبوری اور معذوری پیش کر کے پھر کسی وقت کے لئے معاملہ کو ملتوی رکھنے کی خواہش کی۔ رات کو چک نمبر ۱۲۰ شمالی میں تقریر کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مولوی صاحب نے تبلیغ احمدیت پر احسن طریق سے قریباً دو گھنٹہ تقریر کی۔

علاقہ انبالہ

شیخ ضیاء الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر روپڑ سے لکھتے ہیں۔

ایک بار پہلے جب احمدیوں کے لیکچر کی تجویز اس شہر میں ہوئی تو شہر والوں کی طرف سے سخت مخالفت ہوئی۔ اور ہر طرح سے کوشش کی گئی۔ کہ جلسہ نہ ہو۔ حتیٰ کہ احمدیوں کو پتھر مارے گئے۔ لیکن اب خدا تعالےٰ کے فضل سے حالات تبدیل ہو رہے ہیں چنانچہ پرسوں مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل دورہ پر یہاں آئے۔ جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے باوجود مخالفت کے چار پانسو آدمی جلسہ میں شریک ہوئے۔ مولوی صاحب نے "اسلام کی خوبیاں بمقابلہ دیگر مذاہب" پر ایک فاضلانہ تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے دعوے کو بھی ایسی خوبصورتی سے پیش کیا۔ کہ لوگوں نے اطمینان اور سکون سے سنا۔ بعد میں خاکسار نے بطور صدر ایک مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد میاں شاہ محمد صاحب سنیاسی احمدی نے اپنی نظمیں نہایت دلکش لہجہ میں سنائیں۔ اور مسلمانوں کو تجارت کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ ہر طرح سے کامیاب رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

الفضل اور تین ہزار نئے خریدار

تین تین ہزار ہوں

یہ ارشاد ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا۔ جو ہم خطبہ جمعہ کے ذیل میں درج کر چکے ہیں۔ اس کی تعمیل میں جن دوستوں نے توسیع اشاعت الفضل کی طرف توجہ کی ہے۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ درج ہیں۔ اور درج ہوتے رہینگے (منیجر)

نام	تعداد
جناب سیٹھ عبد اللہ دین صاحب سکندر آباد	۸ خریدار
اللہ دتا صاحب محکمہ نہر منڈی کا لیکی	۴ خریدار
محمد افضل خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس بہاولپور	۴ "
محمد یوسف محمد یامین مہاجران اوکاڑہ	۲ "
مولا بخش صاحب سشن کورٹ ڈیرہ غازیخاں	۲ "
حاجی عبد القدیر صاحب بہادر گنج	۲ "
شیخ رفیع الدین احمد صاحب سب انسپکٹر کراچی	۲ "
اعراف اللہ صاحب سب پوسٹ ماسٹر لنڈیکوتل	۱ "
ملک عزیز محمد صاحب علی پور	۱ "
محمد عبد اللہ صاحب بغداد	۱ "
مولوی محمد نواز خاں صاحب بغداد	۱ "

تلاش

میرا لڑکا جس کا نام محمد امین ہے۔ اور عمرہ ۲۰ سال کے قریب گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا ایک سال سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی کو اس کے متعلق کچھ علم ہو۔ تو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار:۔ محمد دین درزی۔ پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات

شکریہ احباب

میرے پیارے بچے عبد الحفیظ مرحوم کی بیماری اور وفات پر جن احباب نے مجھ سے ہمدردی کی اور ہمدردی کے خطوط لکھے ہیں ان سب کو فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ کیونکہ جس شخص کا ۲۳ سالہ نوجوان بچہ اور میرا عاشق زار اور فرمانبردار اور ہر کام میں میرا قوت بازو۔ مجھے اپنی اس عمر میں جبکہ میں بالکل ناتوان اور کمزور ہو گیا ہوں۔ داغ جدائی دے جائے تو پھر میری حالت کیا ہو سکتی ہے۔ میں سب سے پہلے تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی ہمدردی اور توجہ کا مشکور ہوں۔ جنہوں نے میرے بچے کی بذات خاص دو دفعہ عیادت فرمائی۔ اور ڈاکٹروں وغیرہ کو اس کے علاج کے متعلق ہدایات فرماتے رہے میرا بچہ خود معترف تھا کہ میں بڑا خوش قسمت ہوں۔ حضور نے دو دفعہ مجھ پر کرم فرمائی کی۔ اس کے بعد میں اس کے دوستوں میں سے گل نور اور چرن سنگھ کا بھی اگر شکریہ ادا نہ کروں تو کفران نعمت ہوگا۔ ان دونوں نوجوانوں نے اس کی ساری بیماری میں راتوں کو دن کر رکھا اور ذرہ بھر بھی اپنی تکلیف کی پرواہ نہیں کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ پھر میرے رفیق قدیم شیخ یعقوب علی صاحب میرے ہمدرد اور غمگسار رہے جن کا میں کیا شکریہ کروں کیونکہ مرحوم ان کا اپنا بچہ تھا۔ اور ان کے اور میرے تعلقات قریباً ۴۰ سال سے ایسے ہی برادرانہ چلے آتے ہیں۔ جیسے دو سگے بھائی۔ بہر حال میں ان کی غمگساری کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد میرے قادیانی احمدی اور غیر احمدی صاحبان نے جو ہمدردی کی۔ میں اس کا بھی شکر گذار ہوں مرحوم کی وفات پر حضور علیہ السلام کو جب جنازہ کے متعلق شیخ یعقوب علی صاحب نے تحریر کیا کہ آپ کی طبیعت علیل ہے۔ جنازہ کا کیا انتظام کیا جائے تو آپ نے کہا۔ کہ جب جنازہ تیار ہوگا۔ میں آجاؤنگا۔ اور باوجود اس قدر کمزوری اور بیماری کی تکلیف کے تشریف لائے۔ اور قبر تک ساتھ گئے اور دعاء مغفرت فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ حضرت ثانی اماں اور حضرت ام المؤمنین علیہم السلام نے اس ناتوانی اور کمزوری کے عالم میں جو صدمہ میرے غم میں لیا ہے۔ میں اس کو بھی بھول نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آخر ہم لوگ انہیں لوگوں کے پاک نمونہ کے صدقے یہاں بیٹھے ہیں۔

میرے عزیزوں اور دوستوں نے مجھے صبر کی تاکید فرمائی ہے اور لامحالہ مجھے صبر کرنا پڑے گا۔ مگر سر دست تو میں جب اس کی چیزوں پر نظر ڈالتا ہوں ایسا حیران اور پریشان حال ہو جاتا ہوں کہ بعض وقت اس کو زندہ سمجھ کر آواز بھی دیتا ہوں۔ گویا کہ وہ کوٹھے پر موجود ہے۔ اور حسب سابق میری آواز پر جواب دیگا مگر معاً مجھے یہی خیال آجاتا ہے۔ کہ وہ تو اب ایسی جگہ چلا گیا۔ جہاں سے کوئی جواب نہیں دیا کرتا۔ تو پھر دل پکڑ کر بیٹھ جاتا ہوں۔ مرحوم کے آخری لفظ مجھے اب تک یاد ہیں۔ اور میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ جب ان کی طرف خیال جاتا ہے۔ تو آنسو نکل آتے اور دل گھٹنے لگتا ہے اس نے کہا ابا جی! اللہ کے حوالے ہو جی آ ابا جان اللہ حافظ ہم تو اب جا رہے ہیں ابا جی افسوس آپ کہتے رہ گئے یہ الفاظ کہتے ہوئے اس کا رونا یاد کر کے دل دہل جاتا ہے اور ضبط نہیں ہو سکتا۔ بہرحال میں سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور استدعا کرتا ہوں کہ وہ سب میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صبر اور یقین دے۔ والسلام خاکسار فضل الرحمن مفتی۔ قادیان

شور زمین کو قابل کاشت بنانا

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

زمین میں معدنی مادہ کی موجودگی پودوں کی نشوونما کے لئے نہایت ضروری ہے کیونکہ معدنی مادہ پودوں کی غذا کا ایک نہایت ضروری حصہ ہے۔ لیکن اگر اس کی مقدار زمین میں ایک خاص حد سے تجاوز کر جائے تو یہی مادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ ایسے مادہ کی بہتات کلر پیدا کر دیتی ہے سوڈیم کاربونیٹ اور بائی کاربونیٹ سیاہ کلر اور سوڈیم کلورائیڈ اور سلفیٹ سفید کلر پیدا کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا نمک دو طریقوں سے مضر ثابت ہوتے ہیں:۔

(۱) بیج کی طاقت روئیدگی کو بالکل تلف کر دیتے ہیں۔

(۲) پودوں کی جڑوں پر کھار کا عمل شروع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ نشوونما بالکل رک جاتی ہے۔

زمین میں نمک کی زیادتی کے کئی اسباب ہوتے ہیں۔ جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں۔

(۱) زمین کے اندر بہتے ہوئے پانی کی رو کا کسی سخت طبقہ سے ٹکرا کر رک جانا۔ یہ پانی بجائے نیچے جانے کے اوپر آتا ہے اور زمین کی سطح پر پہنچ کر بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔ اگر یہ عمل دیر تک جاری رہے۔ تو زمین کی بالائی تہوں میں نمک کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

(۲) بارش کے ساتھ ایک علاقہ سے نمک پانی میں حل ہو کر ملحقہ علاقوں میں پھیل جاتا ہے۔ یہ عمل نمک کے پہاڑوں کے ارد گرد ہوتا رہتا ہے۔

(۳) کھارے پانی والے کنوؤں سے آبپاشی۔

(۴) نہروں میں سے پانی ارد گرد کی زمین میں سرایت کر کے سیم پیدا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے کلر پیدا ہوتی ہے۔ یہ عمل گوجرانوالہ کے ضلع میں ہو رہا ہے۔

(۵) گذشتہ زمانہ میں جھیلوں وغیرہ کے خشک ہونے سے نمک کی بہت زیادہ مقدار زمین کی سطح پر رہ گئی ہے۔

(۶) بعض اقسام کے جراثیم کی سرگرمیاں بھی کلر پیدا کرتی ہیں چونکہ کلر پیدا ہونے کی وجوہات مختلف حالتوں میں مختلف ہو سکتی ہیں اس لئے کلر سے نجات حاصل کرنے کے لئے زمیندار کو کوئی قاعدہ کلیہ نہیں بتایا جا سکتا۔ علاوہ ازیں شور زمین کو قابل کاشت بنانے کے طریقے بتانے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ مقامی حالات مثلاً زمین کے اندر آب کی گہرائی زمین کے اجزائے ترکیبی نمک کی قسم اور اس کی مقدار وغیرہ کا علم ہونا چاہئے۔ بعض طریقے جن سے کلر دور کی جا سکتی ہے حسب ذیل ہیں۔ اگر ضرورت سے زیادہ نمک زمین میں سے نکالا جائے تو زمین کی حالت خود بخود بہتر ہو جائیگی اسے ایک اصولی ترکیب کہا جا سکتا ہے۔ یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل طریقے استعمال کئے جا چکے ہیں:۔

(۱) زمین کی سطح پر سے کلر والی مٹی کو اٹھا لینا۔

(۲) بہت دیر تک کلر والی زمین میں بہت زیادہ پانی دیتے رہنا اس طریقہ سے نمک نیچے بہ جاتا ہے۔

(۳) مندرجہ بالا ہر دو طریقوں کو مناسب طور پر ایک ہی زمین میں استعمال کرنا۔ دوسرا طریقہ [illegible] واقعہ ضلع لائلپور میں استعمال ہو چکا ہے۔ کامیابی کوئی خاص نہیں تھی۔ لیکن غیر معمولی تھی۔ مثلاً ۱۹۱۶ء سے ۱۹۲۰ء میں جن کھیتوں پر کلر نکالنے کے عمل ہوتے رہے۔ ان میں گندم اور توریے کی اوسط پیداوار ۲۳-۲۲ من اور ۵-۷ من فی ایکڑ ہوئی۔ پنجری پور نخیلہ دیپال پور ضلع منٹگمری میں مندرجہ بالا تینوں طریقے مقامی مالک زمین کی زیر نگرانی استعمال کئے گئے۔ فی ایکڑ ۳۰ من گندم اور چالیس روپیہ سے اسی روپیہ تک کی مالیت کے شلغموں کی پیداوار ہوئی۔ ان طریقوں کی کامیابی سے متاثر ہو کر زمیندار مذکور نے ایک ایکڑ زمین پر تیسرا طریقہ خود استعمال کیا وہ بھی کامیاب ہوا۔ اور ۲۲ من چاول اس ایکڑ زمین میں سے پیدا ہوئے۔ پنجری پور کے تجربات ابھی جاری ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ پنجری پور جیسی زمین کو درست کرنے کا کوئی مناسب طریقہ دریافت ہو جائیگا۔ بعض شور زمینیں ایسی سخت ہیں۔ کہ ان میں پانی سرایت نہیں کرتا ایسی زمینوں کو زیادہ پانی دے کر درست کرنے کے متعلق کامیابی کی امید بہت کم ہے پیشتر اس کے کہ زمین کی درستی کا کوئی طریقہ نکالا جائے زمین میں پانی کی سرایت کرنے کی کوئی نہ کوئی راہ نکالنی ضروری ہے اس مقصد کے لئے کیلشیم کلورائیڈ کا استعمال کیا جا رہا ہے ابھی تک کوئی کامیاب نتائج پیش نہیں کئے جا سکتے لیکن حالات امید افزا ہیں۔

انبالہ میں ۲ جون کا جلسہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر جو ۲ جون ۱۹۲۹ء کو شہر انبالہ میں جلسہ منعقد ہوگا۔ اس کے لئے انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔ جناب شیخ محمد ظہیر الدین صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل و میونسپل کمشنر شہر انبالہ نے جو شہر کے معزز و ممتاز آدمیوں میں سے ہیں جلسہ کا صدر ہونا قبول فرما لیا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے معزز و ممتاز شخص سید محمد حنیف صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل جلسہ میں تقریر کرینگے آپ نے پچھلے سال گذشتہ ۱۷ جون کے جلسہ کی صدارت فرمائی تھی۔ نیز یہ امر بھی خوشی کی بات ہے کہ غیر مسلموں میں سے بھی پنجاب کے مشہور و ممتاز کانگریسی لیڈر لالہ دونی چند صاحب ایڈووکیٹ شہر انبالہ نے بھی سال گذشتہ کی طرح جلسہ میں نہایت خوشی سے تقریر کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ایک معزز سکھ صاحب کے جلسہ میں تقریر کرنے کی بھی قوی امید ہے۔

خاکسار عبد المجید احمدی بقلم خود

وصیتیں

نمبر ۳۰۳۶: میں عبداللہ ولد کرم بخش قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۴۲ سال ساکن نابھہ سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اراضی زرعی ۲۹۵ بیگھہ قیمتی ۴۰۰۰ اکا تیسرا حصہ ۱۳۳۳-۱۰-۶ ہے مکانات واقعہ آبادی محلہ پانڈو سر و عمرہ ہر دو چاہات قیمتی ایک ہزار کا تیسرا حصہ ۳۳۳-۵-۴ ہے۔ میں اپنی اس جائداد مندرجہ بالا کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر اس جائداد کے علاوہ کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ یا اس جائداد کی قیمت بڑھ جائے تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بابت مالیت جائداد مذکور الصدر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی علاوہ اس کے اپنی پیداوار کا ۱/۳ حصہ بھی بمد وصیت حصہ آمد کے طور پر ششماہی وار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔

مورخہ ۸ مارچ ۱۹۲۹ء العبد:- عبداللہ موصی

گواہ شد:- کرم بخش والد عبداللہ موصی

گواہ شد:- اسمٰعیل برادر حقیقی موصی

نمبر ۳۰۱۲: میں محمد نذیر ولد قاضی محمد حسین قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر قریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت عہد خلافت اولیٰ ساکن موضع کوروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری ماہوار آمد ۷۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم یکم فروری ۱۹۲۹ء

العبد موصی:- قاضی محمد نذیر ولد قاضی محمد حسین حال وارد لائلپور

گواہ شد:- ملک عبدالقادر خان احمدی لائلپور محلہ اسلام پورہ

گواہ شد:- فضل احمد بہلولپوری حال وارد لائلپور یکم فروری ۱۹۲۹ء

گواہ شد:- عصمت اللہ خان وکیل لائلپور بقلم خود

نمبر ۲۹۶۶: میں چودہری عبدالمالک ولد چودہری فضل داد خان قوم جٹ ہندل پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال بیعت اپریل ۱۹۱۵ء ساکن بہلولپور چک نمبر ۱۲۷ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۱۸ فروری ۱۹۲۹ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری تنخواہ ماہوار مالے روپیہ اراضی زرعی ۱۳ مربعہ جات واقعہ چک ۱۲۷ میں سے تیسرا حصہ قیمتی ... اراضی زرعی واقعہ رقبہ بہلولپور ضلع سیالکوٹ بقدر ... بیگھہ قیمتی ۲۸۰۰ ہے۔ اس جائداد غیر منقولہ قیمتی مبلغ ۹۵۰۰ میں سے ۱/۱۰ حصہ قیمتی ۹۵۰ روپیہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور ماہوار تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ بھی ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ اگر میں آئندہ کوئی اور جائداد حاصل کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

۲۹/۲/۶ العبد موصی:- عاجز عبدالمالک نائب تحصیلدار رہتک

گواہ شد:- حفیظ احمد پسر چودہری عبدالمالک نائب تحصیلدار

گواہ شد:- فقیر محمد پٹھان ساکن غزنی۔ حال وارد رہتک

گواہ شد:- فقیر محمد ولد فتح محمد ملازم موصی۔

نمبر ۳۰۰۱: میں فیض اللہ خان ولد سردار محمد موسیٰ خان قوم بلوچ نشکانی پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن لنگر وٹھ غربی ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ واقع موضع نیدرانی ۵۰ بیگھہ واقع موضع لنگر وٹھ ۲۰ بیگھہ واقع موضع رکھ ... ۴۰۰ بیگھہ جنگی ان سب کی قیمت اندازاً ۲۰۰۰ ہزار روپیہ ہے اس کے علاوہ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط

العبد موصی:- فیض اللہ خان عفی عنہ حال وارد قادیان

گواہ شد:- خاکسار عبداللہ خان احمدی صدر قانون گوئی ڈیرہ غازیخان حال وارد قادیان:

گواہ شد:- سردار محمد موسیٰ ساکن کوٹ قیصرانی بقلم خود حال وارد قادیان

نمبر ۳۰۳۷: میں ظفر حسن ولد نظام الدین خان قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ... بروز جمعہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت جائداد ایک مکان پختہ دو منزلہ واقع دھرم کوٹ رندھاوا ہے اور دس مرلہ زمین قیمتی ... واقعہ محلہ دارالفضل قادیان میں ہے۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۸۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست انشاء اللہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور میری وفات کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا:

العبد موصی:- ظفر حسن سب اسسٹنٹ سرجن بقلم خود انڈین ملٹری ہسپتال کیمل پور چھاؤنی

گواہ شد:- حکیم محمد بخش بقلم خود۔ گواہ شد:- محمد حسین احمدی آنریری لفٹنٹ آئی۔ ایم۔ ڈی۔ انڈین ملٹری ہسپتال کیمل پور

وصیتیں

نمبر ۲۹۹۱ :- میں برکت بی بی بیوہ عبدالمجید قوم آرائیں عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن اوجلہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ماہ دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی (۳) میری موجودہ جائداد بصورت زیور قیمتی للعـ۔ اور نقد للعـ روپیہ ہے :

العبد موصیہ :- برکت بی بی بیوہ عبدالمجید

گواہ شد :- برکت علی خان اورینٹل ٹیچر سکول ابرداں ضلع حصار حال وارد قادیان۔ گواہ شد :- خاکسار علی محمد گرگس ملٹری اکونٹس فیروزپور حال وارد قادیان

نمبر ۳۰۲۱ :- میں امام بی بی زوجہ میاں خدابخش قوم ونجارہ عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۱۰ء ساکن امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ماہ دسمبر ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد مہر تین صد روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے اسکے علاوہ نہ کوئی زیور ہے۔ اور نہ ہی آمد ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ فقط والسلام

العبد :- امام بی بی موصیہ

گواہ شد :- محمد جان امرتسری بقلم خود

گواہ شد :- خدابخش ونجارہ خاوند موصیہ

نمبر ۳۰۳۱ :- میں محمد عالم ولد نور محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۱۱ء ساکن فراش ڈاکخانہ بندہ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ جنوری ۱۹۲۹ء بروز جمعہ مبارک حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۴۳ روپے ہے۔ (اور سب انسپکٹری تک عنقریب میری ترقی ہونیوالی ہے) میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنیکے وقت میری جسقدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد موصی :- محمد عالم بقلم خود۔

گواہ شد :- ڈاکٹر ظفر حسن بقلم خود

گواہ شد :- خاکسار حکیم محمد بخش بقلم خود :

---

۲۰ جون کے جلسہ کی طیاری کیلئے

مندرجہ ذیل کتب ضرور مطالعہ کرو

سیرت النبیؐ :- مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ سب جلد ۲ حاشیہ قیمت عہ

فصل الخطاب :- ہر دو حصہ مؤلفہ حضرت خلیفہ اولؓ اصل قیمت ۱۲ رعایتی ۹

زندہ نبی اور زندہ مذہب :- تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اصل ۱۰ رعایتی ۸

پیارا نبی :- تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ۔ اصل ۲ فی روپیہ ۱۲ اعداد

اصول اسلام کی فلاسفی :- لیکچر موسومہ حضرت مسیح موعودؑ مجلد رعایتی ۸

اسوۂ حسنہ :- مؤلفہ میر محمد اسحق صاحب مجلد عہ رعایتی ۸

آئینہ اسلام :- آریوں کے جواب میں لاثانی کتاب اصل ۱۲ رعایتی ۸

حمائل شریف مترجم بمعہ فہرست مضامین۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر تمام آیات قرآنی کے حوالجات الگ کئے گئے ہیں۔ اصل ۱۲ رعایتی ۹

تبلیغ ہدایت

مؤلفہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ جو غیر احمدیوں خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ میں خصوصاً تبلیغ کے لئے ایک مکمل اور جامع اور نہایت عمدہ تصنیف ثابت ہوئی ہے۔ احباب کے اصرار پر دوبارہ چھپوائی ہے۔ قیمت بھی بجائے ۱۲ کے عہ کی گئی ہے احباب جلد منگالیں۔

کتاب گھر قادیان

قابل فروخت ہے
(نقل کرنے کی مشین)
مکمل بالکل نئی معہ ضروری سامان
ڈبلیو۔ کینگ ساختہ خریداری
کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔ آٹو سپلائی کمپنی بندر روڈ کراچی
AUTO SUPPLY Co.
Bunder Road. KARACHI.

چراغ زندگی کیا ہے؟ آنکھیں

ناک۔ کان۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ سب کو ان کی حفاظت کی ضرورت ہے کیونکہ اگر ان میں کوئی نقص ہو۔ تو دنیا اندھیر ہو جاتی ہے ان کے بغیر نہ خوبصورتی قائم نہ انسان چل پھر سکے۔ نہ کوئی اور کام ہوسکے مگر کس قدر افسوس ہوگا۔ اگر معمولی سرمہ آنکھوں کو خراب کر دیتا ہے جبتک تجربہ نہ کرو۔ کوئی سرمہ نہ خریدو آپکے تجربہ کیلئے ہم ۱۰۰۰ ایشیاں سرمہ اکسیری کی بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت نمونہ جلد طلب کریں۔ نمونہ بیرنگ نہ بھیجا جائیگا۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ

ناصر برادرس محلہ دارالفضل قادیان

پشاور اور بخارا کے مشہور

خصوصی تحائف

ہر قسم کی شہدی و پشاوری لنگیاں و ہر ایک رنگ و ڈیزائن کے بخاری دستاویز ہر ایک قسم کے شہدی و بخاری رومال ہر ایک قسم کے زردار و سلمہ ستارہ کے پشاوری کلاہ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ ناپسندی پر محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس دیجائیگی

المشتہر

میاں محمد غلام حیدر احمدی جنرل مرچنٹس کریم پورہ پشاور

مومن کا ہتھیار تلوار ہے

مفصلہ ذیل اضلاع میں ہر شخص بلا لائسنس تلوار رکھ سکتا ہے۔ میانوالی۔ ڈیرہ غازیخان۔ مظفر گڑھ۔ جھنگ۔ گوگانوالہ۔ حصار۔ انبالہ۔ شملہ۔ کانگڑہ۔ رہتک۔ جالندھر۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ جہلم۔ لدھیانہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ اور اٹک۔ ہر مسلمان خصوصاً احمدی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ہمارے ہاں ہر قسم کی سستی اور اعلیٰ تلواریں ہر وقت مل سکتی ہیں۔ قیمت تین روپے سے آٹھ روپے تک لمبائی ۲ فٹ سے تین فٹ مزید حالات خط لکھکر دریافت فرمادیں

تلوار ٹریڈنگ ایجنسی قادیان

اشتہار دینے والے اصحاب سے گذارش

الفضل کا خاتم النبیین نمبر بہت بڑی تعداد میں شائع ہوگا جو کم از کم ایک لاکھ آدمیوں کے مطالعہ میں آئے گا۔ ہندوستان کے ہر علاقہ میں بکثرت شائع ہونیکے علاوہ انگلینڈ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ آسٹریلیا سماٹرا۔ ماریشس۔ سیلون وغیرہ ممالک میں بھی بھیجا جائیگا اشتہار دینے والے اصحاب بہت جلد جگہ ریزرو کرالیں۔ نرخ بہت ارزاں ہیں۔ اشتہارات کے لئے بہت تھوڑے صفحے مخصوص ہونگے۔ ہر اشتہار عمدگی کے ساتھ شائع کیا جائیگا :

ہندوستان کی خبریں!

لاہور ۲۷ر اپریل مسٹر جے۔ اے۔ سکاٹ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس جنہیں ایک مکتوب میں قتل کی دھمکی دی گئی تھی رخصت پر گھر روانہ ہو گئے ہیں۔ افواہ ہے۔ کہ ان کی روانگی کا تعلق بعض ان امور سے ہے۔ جن کا انکشاف دہلی کے مقدمہ بم کے ملزمین نے کیا ہے۔

کلکتہ ۲۷ر اپریل کل ایک اینگلو انڈین کو جو مانچسٹر رجمنٹ کے لفٹنٹ کی وردی پہنے ہوئے تھا۔ سیالدہ اسٹیشن پر گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے قبضہ سے ۲ ہ سیر افیون دستیاب ہوئی جس کی قیمت آٹھ ہزار روپیہ ہوتی ہے۔

ناگپور ۲۹ر اپریل ڈاکٹر گوڑ کے قانون ازدواج خاص کے ماتحت دو مختلف قوموں کے درمیان ازدواجی تعلق قائم ہو۔ ڈاکٹر صاحب مذکور کی لڑکی مس پرتاپ کی شادی لفٹنٹ ہرکشن سنگھ سے کر دی گئی۔

دہلی ۲۹ر اپریل آج یہاں نئی بستی میں بڑا ہی دردناک سانحہ گزرا۔ بیٹے نے اپنے باپ کو قتل کر دیا۔ کانومل ایک کامیاب فرم کا مالک تھا۔ اس نے اپنے بیٹے بھانامل کی بد چلنی دیکھ کر عاق کر دیا۔ اور جائداد اپنے پوتے پورن کے نام منتقل کر دی۔ اور اسے سیف ڈیپازٹ کی کنجیاں دیدیں۔ اس پر بھانامل کو طیش آگیا۔ اس نے چاقو لے کر اپنے باپ پر حملہ کر دیا۔ پورن نے دادا کو بچانے کی کوشش کی۔ جس پر اسے بھی زخم لگے۔ کانومل وہیں مر گیا۔ حملہ آور اپنے بیٹے کا کام تمام کرنا چاہتا تھا کہ پولیس پہونچ گئی۔

بمبئی ۲۹ر اپریل ہنومان جیانتی کا جلوس باجہ کے ساتھ مسجد کے سامنے سے گزرا جو کارخانہ جات کے رقبہ میں واقع ہے۔ جس پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین فساد ہو گیا جس میں ایک ہندو ہلاک اور ۱۷ دیگر اشخاص مجروح ہوئے۔

کلکتہ ۲۷ر اپریل کل شام کو ایک تیرہ سالہ یورپین لڑکی ایک تالاب کے پاس سے گزر رہی تھی۔ کہ ایک چھوٹا سا لڑکا تالاب کے کنارے پر کھیلتا ہوا پانی میں گر پڑا۔ اس کی آیا اور بہنیں بالکل بے بس ہو کر کھڑی ہو گئیں۔ یہ لڑکی تیرنا نہیں جانتی تھی۔ مگر پھر بھی پانی میں کود پڑی اور اس بچے کو اٹھا کر کنارے پر لے آئی۔

کلکتہ ۲۷ر اپریل مسٹر بی۔ داس نے اسمبلی میں ایک مسودہ قانون پیش کیا تھا۔ جس سے غرض یہ تھی۔ کہ کپڑوں پر دیوتاؤں کی تصاویر کو تجارتی نشان کے طور پر نہ چھاپا جائے۔ یورپین تجارت بنگال نے ایک جلسہ میں اس پر غور کیا۔ اور یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس مسودہ قانون سے تجارت کو سخت نقصان پہونچیگا۔

ترچنا پلی ۲۸ر اپریل پالاگھاٹ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک نائر نے ایک اچھوت سے ٹکر کھائی۔ جب اچھوت لکڑیوں کا گٹھا لئے گھر پہنچا تو اس نائر کے ہمسایہ نے جو اس کا ہم قوم تھا۔ ایک اچھوت کے آنے پر اعتراض کیا۔ بات بڑھ گئی۔ فساد برپا ہونے پر وہ نائر اور اس کا بیٹا ہلاک ہو گئے۔

لاہور ۳۰ر اپریل۔ کشمیر بلڈنگ میکلوڈ روڈ سے جو بم اور آتشگیر مادہ برآمد ہوا تھا۔ اس کے سلسلے میں پولیس نے ایک ملزم سکھ دیو کو سپرد عدالت کیا تھا۔ آج پولیس نے سکھ دیو کے وکیل کو عدالت کے ذریعے مطلع کیا ہے کہ اس کا چالان قتل سانڈرس کے سلسلہ میں زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کیا جائیگا۔ ملزم پولیس کی حراست میں ہے۔ اور اس کے لئے ۱۲ر مئی تک کا ریمانڈ حاصل کر لیا گیا ہے۔

پشاور شہر ۳۰ر اپریل۔ تیراہ کی سیاسی جنگ جاری ہے۔ سنیوں کو فتح پر فتح حاصل ہو رہی ہے۔ انہوں نے بازوبتائی کی چوٹی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ۲۸ر اپریل کو شیعوں کا سب سے زیادہ طاقتور مرکز جنگ باغ غلام بھی فتح کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے گرفشی کے مورچے بھی فتح کر لیے ہیں۔ اسسٹنٹ کمشنر ہنگو نے ملا محمود اخوندزادہ کو پیغام بھیجا ہے۔ کہ اگر انہوں نے ان جنگی سرگرمیوں کو نہ روکا تو ہوائی جہازوں سے ان پر گولہ باری کی جائے گی:

پشاور ۲۹ر اپریل ڈپٹی کمشنر نے انجمن ہلال احمر کے سیکرٹری کو اطلاع دی ہے کہ حکومت ہند نے آپ کے وفد کے لئے سرحد افغانستان عبور کرنے کا پروانہ جاری کرنا منظور کر لیا ہے بشرطیکہ وفد ان اشخاص پر مشتمل ہو۔ جو طبی قابلیت رکھتے ہیں نیز ارکان وفد اس بات کا عہد کریں۔ کہ وہ افغانستان کے اندر سیاسی سرگرمیوں سے مجتنب رہینگے۔

پشاور ۲۹ر اپریل۔ سردار عبدالہادی خان آج شام کو کراچی میل سے بعزم قندھار چمن جا رہے ہیں۔

پشاور ۲۹ر اپریل۔ اگرچہ افغانستان کی صحیح خبریں فراہم کرنا ہمیشہ مشکل رہا ہے۔ مگر اس مشکل میں ایک اور اضافہ ہو گیا ہے۔ کہ موجودہ حکمران کابل کی پروپیگنڈا پارٹی کچھ عرصہ سے یہاں آموجود ہوئی ہے۔ اور اب جھوٹ اور سچ میں تمیز کرنا سخت مشکل ہو گیا ہے۔

لاہور ۲۹ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تین اعلیٰ پولیس افسران کو راجپال کی ارتھی کے سلسلہ میں اہل جلوس سے بدسلوکی کرنے کی خطا پر لاہور سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔

مدراس یکم مئی۔ پنڈت مالویہ نے اخبارات میں مندرجہ ذیل بیان شائع کرایا ہے:۔ دولت آصفیہ کی طرف سے میرے داخلہ کے خلاف کوئی احکام نافذ نہیں کئے گئے واقعہ یوں ہے۔ کہ میرے حیدرآباد جانے کا اصلی مقصد یہ تھا۔ کہ شہریار دکن کی خدمت میں حاضر ہو کر ہندو یونیورسٹی کے لئے آپ کی امداد اور حمایت حاصل کروں۔ میں نے اپنے دوست مسٹر دامن راؤ کو اپنے ارادے سے بذریعہ برقی پیغام آگاہ کیا۔ مسٹر دامن راؤ نے مجھے لکھا کہ جن دنوں میں حیدرآباد جانا چاہتا ہوں۔ ان دنوں میں حضور نظام وہاں موجود نہ ہونگے۔ اس اطلاع کے موصول ہونے پر میں نے اپنا پروگرام بدل دیا

پشاور ۲۹ر اپریل آج کل امیر امان اللہ خان کی نقل و حرکت پر سیغہ راز کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ نہ تو وہ قندھار میں ہیں۔ اور نہ مقر میں۔ بلکہ دونوں کے درمیان لگاتار حرکت کر رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ دانستہ اپنی حرکات کو تاریکی میں رکھ رہے ہیں۔ آپ کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ ان کے پیچھے دشمن لگے ہوئے ہیں۔ اور ان کی جان لینے کے منصوبے گانٹھ رہے ہیں۔

دہلی ۲ر مئی پولیس نے سرخ چٹھیوں کے سلسلہ میں جن کی اشاعت ہو رہی ہے۔ آج چھ مکانات کی تلاشی لی۔ کوئی گرفتاری نہیں کی گئی۔ کچھ کاغذات پولیس نے اپنے قبضہ میں لے لئے ہیں:

لکھنؤ ۲ر مئی آج صبح دو بنگالیوں اور ایک شمالی ہند کے باشندے کے مکان کی لاہور بم فیکٹری کے سلسلہ میں تلاشی لی گئی۔

لاہور ۲ر مئی۔ آج صبح پولیس نے چند مکانات پر چھاپہ مارا۔ اور وہاں سے کچھ کاغذات وغیرہ اپنے ساتھ لے گئی سنا گیا ہے۔ کہ یہ گرفتاریاں قتل سانڈرس اور بم فیکٹری کے سلسلہ میں ہوئی ہیں۔ یہ افواہ ہے کہ چند بڑے آدمی بھی گرفتاری کی لپیٹ میں آنے والے ہیں۔ فی الحال اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

بنارس ۲ر مئی۔ لاہور بم فیکٹری کے سلسلہ میں پولیس نے گاندھی آشرم شاپ اور رہائشی مکان کی تلاشی چار گھنٹے تک لی۔ تمام راستے روک دیئے گئے۔ شری پت ارل چندر مکرجی کو گرفتار کر لیا پولیس چند کاغذات نوجیون کے پرچے اور کچھ کتابیں اپنے ساتھ لے گئی:

الہ آباد ۲ر مئی۔ آج صبح پولیس نے شہر کے مختلف حصوں میں بہت سے مکانات کی تلاشی لی۔ اور اپنے ساتھ کچھ کاغذات لے گئی

ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۷ر اپریل۔ سائمن کمیشن کی ہندوستانی کمیٹی جس کے صدر سر سنکرن نائر ہیں ۱۶ر جون کو لنڈن پہنچے گی اور وہاں ہندوستان اور انگلستان کے تعلقات کے متعلق سائمن کمیشن سے کانفرنس کرے گی۔

لنڈن ۲۹ر اپریل۔ لندن کے ایک گمنام شخص نے ۲۱ لاکھ روپیہ کا گرانقدر عطیہ کنگ ایڈورڈ ہسپتال کے لئے دیا ہے

لنڈن ۳۰ر اپریل آج دارالعلوم میں مسٹر سکلات والا کے جواب میں ارل ونٹرٹن نے کہا کہ دہلی کے حادثہ بم کے متعلق مزید اطلاعات موصول نہیں ہوئیں۔ مسٹر سکلات والا نے بات کاٹ کر یہ تجویز پیش کی کہ تفتیش کا کام سرکاری حکام اور ملازمین کے حلقے میں بھی کیا جائے۔ جن کو اس مضحکہ خیز بم کے متعلق واقفیت ہے۔ ارل ونٹرٹن نے کہا۔ میں نہایت زور سے اس قیاس آرائی کے خلاف احتجاج کرتا ہوں۔ کہ بم حکومت کے اشارے سے پھینکا گیا تھا۔ مسٹر سکلات والا نے کہا۔ کہ عام رائے کا ضرور لحاظ رکھنا چاہئے۔ خواہ وہ خوشگوار ہو یا ناگوار ہو۔ اس پر ارل ونٹرٹن خاموش ہو گئے:

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان الفضل قادیان سے شائع کیا)